يدالله على الجماعة ترمذی لا جماعة الا بامارة دارمی

بسم الله الرحمن الرحيم

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

بانی: مجدد العصر محقق دوراں حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ
بانی: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ
حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی
مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 14 | جمعۃ المبارک 11 تا 17 اپریل 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

امانت و دیانت داری

امانت و دیانت داری بنی نوع انسان کی بقاء کا بنیادی ستون ہے جو کہ امن و راحت کی ضامن ہے۔ اگر باہمی تعلقات و معاملات میں امانت و دیانت داری کی بجائے خیانت، دھوکہ دہی اور جھوٹ شامل ہو جائے تو اس سے نہ صرف معاشرے، خاندان اور مضبوط رشتوں کے مابین نفرت پیدا ہوتی ہے بلکہ ایسے فسادات جنم لیتے ہیں جس سے گھر، معاشرہ، قوم اور ملک تباہ ہو جاتے ہیں۔ امانت و دیانت داری ایک ایسا جوہر ہے جس پر اجتماعی زندگی کی بنیاد ہے اور یہی ایک ایسا امتیازی وصف ہے کہ انسان معرکہ حیات میں، اپنی آرزوؤں اور ارادوں کی تکمیل میں اس کا محتاج ہے۔

امانت و دیانت داری تکمیل شخصیت کا ایک اہم عنصر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ﴿لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهدله﴾ ”جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پاسداری نہیں اس کا دین نہیں۔“

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث | حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہترین انسان اچھے اخلاق والے کو قرار دیا ہے۔ اخلاق ایک بڑا جامع لفظ ہے اس کا تعلق ذات باری تعالیٰ اور انسان کے ساتھ ہے جب انسان کے ساتھ اخلاق کا تعلق ہو تو اس پر واجب ہونے والے تمام حقوق کی ادائیگی اور منہیات سے رُکنا مراد ہوتا ہے کیونکہ فرائض کی ادائیگی اور منہیات کو ترک کرنے سے ہی معاشرہ میں امن قائم ہوتا ہے۔ ان امور میں سے ایک تربیت اولاد ہے کیونکہ اولاد والدین کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے ان کی اچھی تربیت کرنا والدین کی ذمہ داری ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝﴾ ''اے ایمان والو تم اپنے آپ کو، گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس پر سخت دل فرشتے مامور ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے انھیں جو حکم ملے اسے بجالاتے ہیں'' [التحریم:6] اس فرمانِ الٰہی میں اہل ایمان کو ان کی ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے اہل وعیال کی اچھی تربیت کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ والدین حاکم اور اولاد رعایا ہوتی ہے اس لیے اس کی تعلیم وتربیت کرنا والدین کی ذمہ داری بتلائی گئی ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ وَالٍ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نگران بناتا ہے وہ آخری دم تک اپنی رعیت سے دھوکہ کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ [بخاری بشرح الکرمانی، کتاب الاحکام باب من استرعی رعیة ج24 ص153 رقم الحدیث: 7151] یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ذمہ دار کو تنبیہ فرمائی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو امانت اور دیانت داری سے پورا کرے۔ اس لیے والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پوری دیانت داری سے کریں۔ عموماً دنیاوی معاملات میں والدین اپنی اولاد کی خیر خواہی کرتے ہیں لیکن دینی معاملات میں تساہل پسندی سے کام لیا جاتا ہے جبکہ دینی معاملات میں بھی اولاد کی خیر خواہی کرنا والدین کے فرض منصبی سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان فوت ہوتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں صرف تین عمل باقی رہتے ہیں صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهَا أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ صدقہ جاریہ، علم نافع، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔ [مسلم کتاب الوصیة باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته ج6 جز11 ص71 رقم الحدیث: 1631]

(بقیہ ص:4)

ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور
جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

اسلامی نظریاتی کونسل کی مخالفت کیوں؟

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس ملک کا جغرافیہ بعد میں نظریہ پہلے تشکیل پاچکا تھا۔ تحریک پاکستان اسی نظریئے کی بناء پر چلائی گئی تھی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے دوقومی نظریئے کی بنیاد پر ہی الگ وطن کا مطالبہ کیا تھا کہ ہندوستان میں دوقومیں ہندو اور مسلم آباد ہیں۔ دونوں کے مذاہب، تاریخ، ثقافت، طرز معاشرت میں نہ صرف یہ کہ کوئی مماثلت نہیں پائی جاتی بلکہ بُعد المشرقین ہے۔ ہم اس لیے الگ وطن کا مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے مذہب اپنے تمدن اور اپنے طرزِ معاشرت کے مطابق زندگی بسر کرسکیں۔ بدقسمتی سے حصولِ پاکستان کی منزل قریب آتے ہی انگریز کا مراعات یافتہ، جاگیردار اور سیکولر طبقہ مسلم لیگ کی چھتری تلے جمع ہوگیا۔ قیام پاکستان کے ساتھ ہی جناح صاحب کو اندازہ ہوگیا تھا کہ مسلم لیگ کی قیادت کن لوگوں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ میں تحریک پاکستان کے دوران اور قیام پاکستان کے بعد قائد کی ان تقریروں کا حوالہ نہیں دینا چاہتا کیونکہ ہر پاکستانی کو قائد کے وہ الفاظ ازبر ہیں جو انھوں نے ایک بار نہیں بلکہ بار بار دہرائے کہ پاکستان منزل نہیں حصولِ منزل کا ذریعہ ہے۔

ہماری منزل اسلامی اصولوں کے مطابق ایک فلاحی مملکت ہے۔ تحریک پاکستان کے دوران جب بھی اُن سے پوچھا گیا کہ نئی مملکت کا دستور کیا ہوگا تو جناح صاحب کا ایک ہی جواب ہوتا تھا کہ ہمارا دستور چودہ سو سال قبل تیار ہوچکا ہے، وہی اس مملکت کا آئین ہوگا۔ لیکن ستر سالہ اس ضعیف اور ٹی، بی کے مریض نے جو کچھ محسوس کیا اپنی قوم کو اندھیرے میں رکھنے کی بجائے صاف صاف بتادیا کہ میری دونوں جیبوں میں کھوٹے سکے ہیں۔ ان کھوٹے سکوں نے قائد کو بے بس کردیا اور اب یہ بات کوئی راز نہیں رہی کہ قائد کی موت طبعی نہیں تھی۔ بہن شاید بھائی کی اس نظریاتی وراثت کی امین بنتی لیکن پہلے اسے اظہر من الشمس دھاندلی سے ہرایا گیا اور پھر ان کی پُراسرار موت واقع ہوگئی۔

کھوٹے سکے مملکت کے مختارِ کل بن بیٹھے۔ دینی قوتوں نے جب قابضانِ اقتدار کو اسلامی نظام کے نفاذ کا وعدہ یاد دلایا تو یہ لوگ انکار تو نہ کرسکے البتہ فرقہ واریت کا بہانہ بنا کر پہلو بچانے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ الانعام 7
ہمارا میڈیا اور........ 11
انسانی عظمت کا منشور........ 13

زرِ تعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ......500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

کی اس چالبازی اور فریب کاری کو تار عنکبوت بنانے کے لیے اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی، شیعہ مسالک کے انتہائی ذمہ دار علماء نے وطن عزیز میں قانون سازی کے لیے بائیس نکات پر مشتمل متفقہ چارٹر حکمرانوں کو پیش کر دیا۔ جس میں آئین کی بنیاد قرآن وسنت تجویز کی گئی۔ البتہ ہر فرقے کے نکاح، طلاق وغیرہ پرسنل لاء ان کی اپنی فقہ کی بنیاد پر تجویز کیے گئے۔ ان متفقہ بائیس نکات کو سرد خانے میں ڈال دیا گیا اس کے بعد علماء نے متفقہ طور پر قرارداد مقاصد پیش کی جسے آئین کا نہ صرف دیباچہ بلکہ قانون سازی میں اساسی پتھر کے طور پر تسلیم کیا گیا اور ہر آئین کے ماتھے کا جھومر بنایا گیا۔

قرارداد مقاصد کی رو سے مملکت خداداد پاکستان جسے بعد میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نام دیا گیا کا حقیقی اقتدار اعلیٰ اللہ رب العالمین کے پاس ہے۔ عوام کے نمائندے اس حق کو امانت کے طور پر استعمال کریں گے، جب طاقت کا سرچشمہ رب کائنات کو اور اس کے نام پر اقتدار اعلیٰ امانت کے طور پر حکمرانوں کو استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تو ساتھ ہی یہ بھی درج کر دیا گیا کہ وہ اس اقتدار کو قرآن وسنت کے مطابق باشندگان ریاست کے مفاد میں استعمال کریں گے۔ آئین 54ئ، 56ئ، 62ء میں بدلتے رہے لیکن قرارداد مقاصد کے الفاظ کو کوئی حکمران تبدیل نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ 1973ء میں آئین ساز اسمبلی نے ایک متفقہ آئین قوم کو دیا بلاشبہ یہ کریڈٹ ذوالفقار علی بھٹو کو جاتا ہے کہ اس نے اس آئین کی منظوری میں اسمبلی میں سب سے بڑی جماعت کا لیڈر ہونے اور ملک کا وزیراعظم ہونے کے ناطے سے بہت اچھا کام کیا۔ اس آئین میں بھی یہ بات واضح کر دی گئی کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بنایا جاسکتا چنانچہ اس آئین کی ہر دفعہ جو قرآن وسنت کے منافی ہو اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کر کے ختم کرایا جاسکتا ہے۔

اگرچہ مکمل قرآن وسنت کے نفاذ کی طرف پیش قدمی کی رفتار سست تجویز کی گئی تاہم اس آئین کی بنیادی روح یہی ہے کہ مملکت میں قرآن وسنت کو بطور آئین نافذ کیا جائے۔ اس آئین کی رو سے کچھ ادارے بنائے گئے جو آئین سازی میں رہنمائی کریں گے اور اگر مروجہ دستور کی کوئی شق قرآن وسنت کے منافی ہو تو وہ رہنمائی کریں گے۔ ان میں سے ایک اسلامی نظریاتی کونسل ہے، یہ ایک آئینی ادارہ ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو نمائندگی دی گئی ہے، یہاں ضمناً اہلحدیث تنظیموں کے بارے میں گزارش کرتا چلوں کہ ہم متوکل لوگ ہیں اپنے حق کا مطالبہ کرنا اس کے لیے ڈٹ جانا کوشش کرنا یہ ہمارے مزاج کے منافی ہے۔ اگر اپنی ذاتی کاوش سے کوئی اہلحدیث کی نمائندگی کرلے تو اس کی مرضی ورنہ عشر، زکوٰۃ، کمیٹیوں، اسلامی نظریاتی کونسل حتیٰ کہ امن کمیٹیوں میں نمائندگی کے حق تک ہم اکثر خاموش رہتے ہیں۔ تعلیم کے میدان میں نصاب ساز کمیٹیاں کون ہیں؟ اس پر نظرثانی کے لیے "ریویو کمیٹیاں" کن لوگوں پر مشتمل ہیں۔ ہم ان سے لاعلم رہنا ہی پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ آج معصوم بچوں کو ان کی اردو کی نصابی کتب میں مقبرے، عرس، جھوٹی کرامتوں، من گھڑت چشمہ ہائے فیض کا تذکرہ جس طرح پڑھایا جاتا ہے اس میں رکاوٹ آسکتی تھی۔ بہرحال میں تذکرہ کر رہا تھا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اس اختیار بلکہ مقصد تشکیل کا کہ وہ مروجہ آئینی دفعات کا جائزہ لے۔ میں یہاں ضمناً یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ گذشتہ کچھ عرصہ سے ایک مخصوص لابی اخباری کالموں کے ذریعے قائداعظم کو ایک سیکولر ثابت کرنے اور قائد کے پاکستان کو بھی ایک سیکولر سٹیٹ بنانا چاہتے تھے۔

الحمدللہ قائد کی تقریروں کا ریکارڈ محفوظ ہے جواب دینے والے اخباری کالموں کے ذریعے مدلل طور پر ثابت کر رہے ہیں کہ قائداعظم پاکستان کو سیکولر نہیں بلکہ اسلامی فلاحی مملکت بنانا چاہتے تھے۔ آج کل اخباری کالموں کی سرخیاں بھی عجیب لگائی جاتی ہیں مثلاً قائداعظم محمد علی جناح یا مسٹر؟ وغیرہ وغیرہ۔ ادھر لادین طبقہ پاکستان کی بنیادوں کو لادینیت کے خمیر سے ثابت کرنے کی کوشش میں تھا کہ اس اثناء میں اسلامی نظریاتی کونسل نے عائلی قوانین کے حوالے سے حکومت کی رہنمائی کی کہ اسلام میں مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔ ان میں پہلی بیوی یا بیویوں کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ البتہ عدل ضروری ہے اور واقعتاً یہ ایک دکھ بھری معاشرتی حقیقت ہے کہ ایک طرف پہلی بیوی کی طرف سے دوسری شادی کی اجازت نہ ملنے پر نہ صرف طلاق بلکہ قتل وغارت تک کی خبریں آئے دن اخباروں میں پڑھنے کو ملتی ہیں۔

دوسری طرف عدل کا بہت حد تک فقدان ہے۔ کونسل نے ایک صحیح جانب رہنمائی کر کے اپنا فریضہ ادا کیا تھا لیکن اسی سیکولر طبقے نے ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ ملکی اور غیر ملکی امداد پر چلنے والی نام نہاد حقوق نسواں کی علمبردار این۔ جی۔ اوز حرکت میں آ گئیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل پر تابڑ توڑ حملے شروع ہو گئے حتیٰ کہ سندھ کی صوبائی اسمبلی نے جوش میں آ کر قرارداد منظور کر لی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو فی الفور ختم کر دیا جائے۔ بھلے لوگو! جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ نے دوسری شادی کے لیے بیوی سے اجازت لینے کی شرط عائد نہیں کی اور یہ امر تمام مکاتب فکر کے علماء کے نزدیک متفقہ ہے تو بتایئے کونسل نے کون سا گناہ کا کام کر لیا ہے پھر کونسل نے جس المیئے کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ متعدد شادیاں کرنے والے مرد عدل سے کام نہیں لیتے۔ حکومت ان معلق عورتوں کو ان کے حقوق دلوائے۔

نام نہاد حقوق نسواں کے علمبردارو! بتاؤ کیا وہ عورتیں نہیں ہیں جن کو خاوند دوسری شادی کے بعد جنس نکارہ سمجھ لیتا ہے۔ نئی نویلی کے چاؤں میں پہلی بیوی کے حقوق ختم اس کی اولاد تباہ، احتجاج کرنے پر تیزاب، گولی یا طلاق اس کا مقدر بنتی ہے۔ اس کے حقوق کے لیے کون آواز اُٹھائے گا؟ بات حقوق نسواں کی نہیں بلکہ اسلام کے ہر حکم پر اس کا مقابلہ کرنے کی ہے۔ یاد رکھو! اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے اس کو ختم کرنے کے لیے آئینی ترمیم لانی پڑے گی۔ ابھی ہماری اسمبلیاں اتنی بھی اسلام دشمن نہیں ہوئی ہیں کہ کونسل اسلامی تعلیم کے مطابق حکمرانوں کی صحیح رہنمائی کرے اور اسمبلی ترمیم کے ذریعے اس کونسل کو ہی ختم کر دے۔ یہ دین دشمن لابی اور این۔ جی۔ اوز اتنی بھی منہ زور نہ بنیں کہ اپنے لادین نظریات کے لیے اسلامی شعائر کا مذاق اُڑائیں۔ مسلمان جتنا بھی بے عمل ہو جہاں اللہ اور اس کے رسول کا حکم آ جائے وہ فوراً سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ ایک آئینی ادارے کو بلاوجہ متنازعہ بنانے پر حکومت بھی اس کا نوٹس لے اور لادین عناصر کی زبانوں کو لگام دے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

بقیہ: درس حدیث

نیک اولاد کو انسان کی موت کے بعد باقی رہنے والا عمل بتلایا گیا ہے۔ اس لیے والدین کے لیے اولاد کی دینی تربیت کرنا، اس کے عقیدہ کی اصلاح کرنا، انھیں نیک اور صالح بنانے کے لیے حسب طاقت کوشش کرنا بے حد ضروری ہے۔ لہٰذا والدین کو اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنے ذمہ اولاد کے حقوق کو پورا کرنا چاہیے تاکہ اس کی تربیت اچھی ہو سکے۔ والد کے ذمہ اولاد کے حقوق میں سے چند ایک یہ ہیں: (۱) انسان کسی نیک خاتون سے اس لیے شادی کرے کہ اس سے نیک اولاد پیدا ہو (۲) اپنی اولاد کا نام اچھا رکھے (۳) ساتویں دن عقیقہ کرے (۴) حسب طاقت خوشی سے اس کے خورد و نوش کا انتظام کرے اور اس کی تربیت اچھی کرے۔ اسی طرح کچھ حقوق والدہ کے ذمہ ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) والدہ حاملہ ہونے پر اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی دعا کرے (۲) اولاد کو کسی نیک انسان کی گڑھتی دلائے (۳) اس کے کان میں اذان کہلوائے (۴) بلا عذر شرعی والدہ اولاد کو اپنے دودھ سے محروم نہ کرے (۵) اپنی اولاد کو سب سے پہلے لفظ بسم اللہ سکھلائے وغیرہ۔ یاد رکھیں! جب والدین اپنے حقوق کی ادائیگی ذمہ داری سے کریں گے تو اولاد نیک اور صالح ہو گی جس سے ایک اچھے خاندان کا قیام ہو گا اور اچھے خاندانوں سے اچھا معاشرہ تشکیل پائے گا اور اچھے معاشرے کی تشکیل سے جرائم کا خاتمہ اور قیام امن ہو گا۔

اظہار تعزیت

جماعت اہلحدیث تاندلیانوالہ کے رہنما محمد فیصل زرگر کے والد محترم گذشتہ دنوں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خوش اخلاق اور صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مساجد، مدارس اور علمائے کرام سے خصوصی محبت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ ضلعی امیر مولانا عبدالرزاق عابد، ضلعی ناظم اعلیٰ حافظ خالد محمود انصاری نے تاندلیانوالہ جا کر مرحوم کے صاحبزادوں سے تعزیت کا اظہار کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

[منجانب: قاری حبیب الرحمن صدیقی ناظم اطلاعات جماعت اہلحدیث فیصل آباد]

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

بیوی کی نافرمانی پر اس کے نان ونفقہ کی ادائیگی خاوند پر فرض ہے؟

(1) سوال: میری بیوی نافرمان ہے میرے حقوق پورے نہیں کرتی اس نے عرصہ پندرہ سال سے ایک چھت کے نیچے رہتے ہوئے بھی قطع تعلقی کر رکھی ہے اور میں اس کا نان ونفقہ پورا کر رہا ہوں۔ کیا میں اس کے حقوق کی عدم ادائیگی کی بنا پر نان ونفقہ بند کر سکتا ہوں یا نہیں؟

(2) سوال: کچھ سال قبل میں نے قرآن مجید پر اپنی بیوی کو حلف دیا تھا کہ ریٹائرمنٹ پر گریجوائٹی اور جی پی فنڈ کی پوری رقم تجھے دوں گا۔ اب مجھے خدشہ ہے کہ اگر میں اُس کو رقم دوں گا تو وہ اُسے بھی سودی کھاتے میں جمع کروا کر اس پر بھی سود لینا شروع کر دے گی جس طرح اس نے پہلے بھی میری آمدن سے چھپا کر کچھ رقم سود لینے کے لیے جمع کرا دی جبکہ مجھے اس سے بے خبر رکھا گیا۔ قرآن وحدیث کی رو سے مسئلہ کی وضاحت فرمائیں کہ مجھ پر اپنے حلف کو پورا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(3) سوال: میری بیوی نے میری اجازت کے بغیر میری آمدن سے چھپا کر سود کے لیے رقم دی ہے کیا اُس کا گناہ مجھ پر ہے یا صرف میری بیوی پر؟

سائل: خالد مجید، جھنگ

جواب (1): اسلام نے پرسکون زندگی گزارنے کے لیے کچھ اصول وضع فرمائے ہیں ان اصولوں پر کاربند ہو کر باہمی ناچاقی، اختلاف اور انتشار سے بچا جا سکتا ہے اور اگر ان اصولوں کو فراموش کر دیا جائے تو انسانی زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ دورِ حاضر میں اگر بنظرِ عمیق دیکھا جائے تو زوجین (میاں بیوی) کا باہمی اختلاف انہی سنہری اصولوں کو فراموش کرنے کا ہی نتیجہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے ذمہ بیوی کے کچھ حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا: خاوند حق زوجیت ادا کرے، حسب طاقت نان ونفقہ ورہائش کا انتظام کرے، بیوی بچوں کے ساتھ حُسن سلوک کرے، بیوی کی عزت وآبرو کی حفاظت کرے، مہر کی ادائیگی کرے، بیوی کی پشت اور ایام حیض میں ہم بستری کرنے سے اجتناب کرے وغیرہ۔

اسی طرح بیوی پر خاوند کے حق بتلاتے ہوئے فرمایا: خاوند کی اطاعت کرے، اگر خاوند اُسے اپنے پاس بلائے تو وہ آنے سے انکار نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شوہر اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے تو فرشتے صبح تک ایسی بیوی پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ **(بخاری بشرح الکرمانی کتاب النکاح باب اذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها)**

بیوی پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن محصن ؓ کی پھوپھی کو فرمایا تھا کہ تیرا شوہر ہی تیری جنت اور وہی تیری جہنم ہے۔ **(الموسوعة الحديثية مسند امام احمد ج 31 ص 341 رقم الحدیث: 19003)**

خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ تک نہیں رکھ سکتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے کہ عورت اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرے، خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دے اور نہ ہی وہ اپنے خاوند کی ناشکری کرے کیونکہ خاوند کی ناشکری دخول جہنم کا سبب بنتی ہے۔ **(بخاری بشرح الکرمانی باب کفران العشیر ج 19 ص 116 رقم الحدیث: 5199)**

اسی طرح اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال بیوی نہیں خرچ

کرسکتی کیونکہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیوی دربار رسالت میں اپنا زیور لے کر صدقہ کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سوال کیا کہ تو نے خاوند سے اجازت لی ہے کیونکہ شوہر کی اجازت کے بغیر عورت اپنا مال خرچ نہیں کرسکتی۔ اُس کے اثبات میں جواب دینے کے باوجود آپ نے اُس کی تصدیق کرنے کے بعد اس کا صدقہ قبول فرمایا۔ **(السلسلة الصحيحة ج2 ص 293 رقم الحديث:825)**

اسی طرح شوہر کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اس حکم کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے عورت پر کسی قسم کی زبردستی نہ کرے اور نہ ہی عورت کو جائز مصارف میں مال خرچ کرنے سے منع کرے۔ اس لیے فریقین (میاں بیوی) کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو خوشی سے قبول کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کی احسن طریقے سے ادائیگی کی کوشش کریں اور زوجین میں سے جو اپنے حقوق میں تقصیر کا مرتکب ہوگا وہ عند اللہ مجرم ہوگا۔ اسی طرح خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں تقصیر کرنے یا بیوی کی پنشن لینے کی بنا پر اسے نان ونفقہ سے محروم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اُس کا نان ونفقہ خاوند کے فرائض سے ہے۔

جواب (2): خاوند کو اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اپنے گھر کے معاملات پر نظر رکھنا خاوند کی اہم ذمہ داری ہے تاکہ گھر کا ماحول درست رہے جبکہ یہاں بھی ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے خاوند نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جب تم کسی کام پر قسم اُٹھاؤ پھر اس کے مخالف کام کو بہتر سمجھو تو بہتر کام کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ **(بخاری بشرح الكرماني كتاب الايمان والنذور باب قول الله لا يواخذكم الله باللغو في ايمانكم رقم الحديث:6622)**

اگر خاوند کو اس بات کا پورا یقین ہے کہ میری بیوی اس رقم کو بھی سودی مصرف میں لائے گی تو پھر وہ اسے رقم نہ دے بلکہ قسم کا کفارہ (دس مساکین کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا یا انھیں لباس پہنانا یا غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا) ادا کرے کیونکہ سود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھلا اعلانِ جنگ ہے۔

جواب (3): اللہ تعالیٰ نے خاوند کو بیوی پر حاکم مقرر کیا ہے اور بیوی کو اس کی اطاعت کا پابند کیا ہے، بشرطیکہ کہ خاوند کی اطاعت میں احکام شرعیہ کی مخالفت نہ ہو اسی طرح شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا اپنے مال پر تصرف کرنا بھی جائز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا** عورت کو اپنے مال میں تصرف کا کوئی اختیار نہیں جب اس کا شوہر اس کی عصمت کا مالک بن گیا **(ابوداود كتاب البيوع باب في عطية المرأة بغير اذن زوجها ص 636 رقم الحديث:3546)** جب عورت کو جائز کاموں میں بھی اپنا مال خرچ کرنے کے لیے خاوند کی اجازت کا پابند کیا گیا ہے تو وہ ناجائز کاموں میں بلا اجازت خاوند کے مال کو کس طرح خرچ کرسکتی ہے۔ جبکہ صورت مسئولہ میں بیوی نے خاوند کی رقم سود پر دی ہے، اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اس جرم سے سچی توبہ کرتے ہوئے وہ سودی معاملہ فوراً ختم کرے اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ حتی المقدور اپنے ذرائع اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی بیوی کو سود سے منع کرے۔ اگر خاوند پوری کوشش کرنے کے باوجود بے بس ہو جائے تو پھر اُس کا گناہ خاوند پر نہیں بلکہ اس جرم کی ذمہ دار صرف بیوی ہی ہوگی۔ فقط

دعائے مغفرت

مرکز التوحید ڈیرہ غازی خاں کے شیخ الحدیث حافظ عبدالکریم مواحد فاضل جامعہ اہلحدیث لاہور کے والد حاجی محمد مواحد مورخہ 2 اپریل 2014 بروز بدھ 5 بجے بوقت عصر وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خوش اخلاق، مہمان نواز، توحید پرست، مسلک اہلحدیث کے شیدائی اور اہلحدیث علمائے کرام سے محبت کرنے والے انسان تھے۔

ادارہ شیخ عبدالکریم صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے، آمین

[ادارہ]

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 35)

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہیے: آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا کچھ حرام کیا ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے اچھا سلوک کرو اور مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں تو ان کو بھی ضرور دیں گے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ خواہ یہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں اور جس جان کے مارنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اُسے قتل نہ کرو ماسوائے کہ حق کے ساتھ، یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکیداً حکم دیا ہے شاید کہ تم عقل سے کام لو۝ (نیز یہ کہ) تم یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو یہاں تک وہ عقل کی پختگی کو پہنچ جائیں اور ماپ اور تول، عدل و انصاف کے ساتھ پورا پورا دو ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بھی بات کہو تو انصاف سے کہا کرو اگرچہ وہ بات تمہارے قریبی سے تعلق رکھتی ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو، یہ باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے شاید کہ تم نصیحت پکڑو۝ اور یقیناً یہی میری سیدھی راہ ہے اسی پر چلتے رہو اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ (راہیں) تمہیں صراط مستقیم سے دور کردیں گی جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انھیں باتوں کا حکم دیا ہے شاید کہ تم بچ جاؤ۝۔''

مشکل الفاظ کے معانی:

تَعَالَوْا:	تم آؤ	اِمْلَاقٍ:	مفلسی
اَلْفَوَاحِشَ:	بے حیائی	اَشُدَّهٗ:	سمجھداری
اَلْكَيْلَ:	ماپ	اَلْقِسْطِ:	انصاف
وُسْعَهَا:	اس کی طاقت		

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کھائی جانے والی اشیاء میں سے حرام اشیاء اور جن اشیاء کو مشرکین نے اپنے اوپر از خود حرام کرلیا تھا ان کی تردید بیان فرمانے کے بعد ان آیات کریمہ میں معنوی (شرک) اور مادی (مالی) طور پر حرام اشیاء کا ذکر ہے۔

التوضیح:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ ان غیر اللہ کی پوجا کرنے والوں، اللہ کے رزق کو حرام کرنے والوں، اپنی اولادوں کو قتل کرنے والوں، اپنی خواہشات کی وجہ سے حلال

کوحرام بنانے اورشیطان کے وسوسوں کی پیروی کرنے والوں کو کہہ دو کہ آؤ تمھیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقت میں تم پر کونسی اشیاء حرام کی ہیں کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں، میری طرف وحی آتی ہے اور یہ چیزیں میں تمھیں اپنی طرف سے نہیں بلکہ وحی الٰہی کے سبب بتلاتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو بیان فرمایا۔ پانچ صیغہ نہی اور پانچ صیغہ امر کے ساتھ۔

صیغہ نہی کے ساتھ بیان ہونے والی اشیاء

(1) ﴿أَلَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ﴾ اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، وہ تخلیق میں بڑی ہوں (سورج، چاند، ستارے) خواہ قدرومنزلت میں (فرشتے، انبیاء، صالحین) یہ تمام چیزیں اور ہستیاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾ (مریم:93)

(2) ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ﴾ ''اور تم اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل نہ کرو'' اس فقر سے مراد موجودہ فقر یا آئندہ آنے والا فقر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمھارا بھی رازق ہے اور تمھاری اولاد کا بھی رازق ہے۔

(3) ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ﴾ اللہ تعالیٰ نے برائی کے قریب جانے کو حرام قرار دیا ہے اس برائی کا تعلق اقوال سے (کسی پاک دامن پر تہمت لگانا) یا افعال (زنا، بے حیائی وغیرہ) سے ہو۔ کیونکہ مشرکین اعلانیہ گناہ کو برا اور پوشیدہ گناہ کو جائز سمجھتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے دونوں قسموں کو حرام قرار دیا ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ ''تم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں اسی لیے اُس نے ظاہری اور پوشیدہ بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے'' (مسلم کتاب التوبۃ باب غیرۃ اللہ تعالیٰ وتحریم الفواحش ج9 جز7 ص 68 رقم الحدیث: 2760)

(4) ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ کسی جان کو ناحق قتل کرنا وہ مسلمان ہو یا ایسی قوم سے کہ جن کا مسلمانوں سے عہد ہے یا ایسا غیر مسلم جو دائرہ اسلام میں عہد اور امان کے ساتھ مقیم ہوتے ہوئے سلطنت اسلامیہ کے قوانین کا احترام کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دیں، نماز قائم نہ کریں، زکوۃ ادا نہ کریں میں اُن سے لڑائی کروں، جب وہ یہ کام سرانجام دیں تو انھوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کرلیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الایمان باب فان تابوا وأقاموا الصلاۃ وآتوا الزکاۃ فخلوا سبیلھم ج1 ص 177 رقم الحدیث: 25 مسلم کتاب الایمان باب بیان المرادس (عقالا) ج1 جز1 ص182 رقم الحدیث: 22)

(5) ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ﴾ دورِ جاہلیت میں لوگ یتیموں کے مال پر بے دریغ قابض ہو جاتے اور یتیم اپنی کمزوری کی وجہ سے ظالموں کے اس بے رحمانہ ظلم کی چکی میں پس رہے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے مال یتیم کی طرف بری نیت سے قریب ہونے سے بھی منع فرما دیا اور سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ ''یقیناً وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیم کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگاروں کے سوا اور کچھ نہیں ڈالتے اور وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔ (النساء:10)

یتیم کا مال اپنے قبضہ میں لے کر اس طرح خرچ کیا جائے کہ جس میں ہر پہلو سے یتیم کی بھلائی ہو اور خرچ کرنے والے کا اپنا ذاتی مفاد نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: تم ہلاک کرنے والے

سات کاموں سے بچو، عرض کی گئی وہ سات کام کونسے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) ایسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے (۳) سودی کاروبار کرنا (۴) یتیم کا مال کھانا (۵) میدان جنگ سے بھاگنا (۷) پاکباز مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب المحار بین باب کم التعریزوالأدب ج 23 ص 185 رقم الحدیث: 6857 مسلم کتاب الایمان باب الکبائر واکبرج 1 جز 2 ص 70 رقم الحدیث: 89)

صیغہ امر کے ساتھ بیان ہونے والی اشیاء:

(1) ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا کیونکہ والدین کی نافرمانی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک کرنے والے کاموں میں سے تیسرے نمبر پر ذکر کیا ہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الأدب باب عقوق الوالدین من الکبائرج 21 ص 121 رقم الحدیث: 5975)

(2) ﴿أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ﴾ ماپ اور تول کو پورا کرنا، وزن کو پورا کرنا یعنی وزن میں کمی وبیشی سے دوسروں کا مال کھانا اتنا بڑا جرم ہے جس کی بنا پر اللہ تعالی نے شعیب علیہ السلام کی قوم کو تباہ کر ڈالا تھا۔

(3) عدل وانصاف سے بات کہنا:

عام بات چیت میں اعتدال کو چھوڑ کر بے انصافی کی بات کرنا بھی جرم ہے اور اگر یہی بات شہادت کی صورت میں ہو تو وہ جرم عظیم بن جاتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ خبردار جھوٹی بات اور گواہی نہ دینا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الأدب باب عقوق الوالدین من الکبائرج 21 ص 121 رقم الحدیث: 5976)

(4) عہد کی پاسداری: عہد انسان اللہ تعالی کے ساتھ کرے یا مخلوق کے ساتھ ہر حال میں اس کی پاسداری کرنا انتہائی ضروری ہے۔

(5) صراط مستقیم کی اتباع: انسان اپنے تمام معاملات میں صراط مستقیم کو اختیار کرے اور یہ راستہ قرآن وسنت پر مبنی ہے۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور پھر اس کے دائیں اور بائیں دو دو لکیریں کھینچی اور سیدھی لکیر پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ کر فرمایا وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ یہی میرا سیدھا راستہ ہے تم اس پر چلو اور دائیں بائیں نکلنے والے راستوں پر نہ چلنا کیونکہ یہی راستے تمھیں صراط مستقیم سے دور لے جائیں گے۔ (المستدرک علی الصحیحین کتاب التفسیر باب شأن نزول آیۃ یسالونک عن الیتمی ج 3 ص 47-46 رقم الحدیث: 3294 صحیح ابن حبان ترتیب ابن بلبان باب الاعتصام بالسنۃ ج 1 ص 181 رقم الحدیث: 7 الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند الامام احمد بن حنبل ج 7 ص 436 رقم الحدیث: 4437)

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾

صراط مستقیم سے مراد کتاب وسنت کے بتلائے ہوئے احکام اور خطوط ہیں جن پر چل کر انسان دنیوی اور اُخروی ناکامیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے اہل ھواء اور اہل بدعت کے راستوں پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ''جس چیز کا میں نے تمھیں حکم دیا ہے اُسے لے لو اور جس سے میں نے تمھیں روکا ہے اس سے رُک جاؤ۔''
(سنن ابن ماجہ باب اتباع سنۃ رسول اللہ ﷺ ص 13 رقم الحدیث: 1)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑا پُر حکمت وعظ کیا، ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل ڈر گئے، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گویا یہ تو الوداعی وعظ جیسا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا عہد لینا چاہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ میں نے تمھیں ایک ایسے روشن راستے پر چھوڑا ہے جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں اس راہِ ہدایت سے وہ کج روی اختیار کرے گا جو خود کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ تم میں

سے میرے بعد جو زندہ رہا وہ سخت اختلاف دیکھے گا لہٰذا تم میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور خلفاء راشدین کی سنت کو انتہائی مضبوطی سے اپنی داڑھوں سے پکڑ لو اور دین میں نئے امور ایجاد کرنے سے بچو، یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے اور تم پر (امیر کی) اطاعت ضروری ہے چاہے حبشی غلام ہی تم پر حاکم ہو اور مومن کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جس کی ناک میں نکیل ہے اُس کا مالک جس طرف بھی اُسے چلائے وہ چل پڑتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین ص 20 رقم الحدیث: 43)

حضرت سہل فرماتے ہیں جو شخص اپنے دین کو معزز سمجھتا ہے وہ حاکم کے پاس نہ جائے اور غیر محرم عورتوں کے ساتھ الگ نہ ہو اور نہ اہل بدعت سے جھگڑے وہ کتاب و سنت کی اتباع کرے اور بدعات سے بچے یہی اس کے لیے کافی ہے۔ (قرطبی ج 9 ص 120)

بدعت کی تعریف:

دین اسلام میں کسی ایسے نئے کام کو ایجاد کرنا جس کی نظیر قرون اولیٰ (عہد رسالت و صحابہ) میں نہ ملتی ہو۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے اے ابو عبدالرحمن میں نے مسجد میں ایک نئی چیز دیکھی ہے۔ انھوں نے دریافت کیا وہ کونسی چیز ہے؟ انھوں نے کہا میں نے لوگوں کو مختلف حلقوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا اور ہر حلقے کے درمیان ایک آدمی ہے ان سب کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں اور وہ انھیں سو مرتبہ اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنے کا حکم دیتا ہے اور وہ سب یہ کلمات کہتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو نے ان کو پھر کیا کہا؟ وہ کہنے لگے کہ میں نے تو انھیں کچھ بھی نہیں کہا آپ کے فیصلہ کا انتظار ہے۔

ابن مسعود نے کہا کہ تو نے انھیں اپنی برائیاں شمار کرنے کا کیوں نہ کہا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود نے مجلس میں جا کر انھیں اس کام سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ موجود ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوئے، آپ کے برتن ابھی تک ٹوٹے نہیں اور تم ایسے راستے پر چل پڑے ہو جسے تم رسول اللہ کے راستے سے بہتر سمجھتے ہو؟ یا تم نے بدعت کا دروازہ کھول دیا ہے؟ وہ کہنے لگے ہماری نیت اچھی ہے تو عبداللہ بن مسعود کہنے لگے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نیکی کا ارادہ کرتے ہوئے نیکی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ (سنن الدارمی باب فی کراھیۃ أخذ الرأی ج 1 ص 79 رقم الحدیث: 204)

اسی طرح فضیل بن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدعتی سے محبت کرنے والے شخص کا عمل ضائع اور اس کے دل سے نور اسلام نکل جاتا ہے۔ (اللالکائی فی شرح أصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ص 263)

عام آدمی کو اہل بدعت کی مجالس میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل، اوزاعی اور ابن مبارک رحمہ اللہ اہل بدعت کی مجالس میں بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ اسی طرح عمر بن عبدالعزیز نے شرابیوں کی مجلس میں بیٹھنے والوں پر حد لگانے کا ارادہ کیا تو یہ آیت پڑھی **اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ** عمر بن عبدالعزیز سے کہا گیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ میں اہل بدعت کی مجالس میں ان کا رد کرنے کے لیے بیٹھتا ہوں تو انھوں نے فرمایا: ان کی مجالس میں بیٹھنا جائز نہیں اگر کوئی نہیں باز آتا تو وہ ان کے ساتھ ہی ملا دیا جائے گا۔

(قرطبی ج 9 ص 123)

اخذ شدہ مسائل:

(۱) حلت و حرمت کا اختیار صرف اللہ وحدہ لاشریک کے پاس ہے (۲) شرک، مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا، فواحش کا ارتکاب کرنا، ناحق کسی جان کو قتل کرنا اور مال یتیم ناجائز طریقے سے کھانے کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۳) اہل اسلام کو والدین سے حسن سلوک، ناپ تول میں انصاف، عہد کی پاسداری اور صراط مستقیم کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ (۴) اُخروی نجات صراط مستقیم کی اتباع ہی میں مضمر ہے (۵) صراط مستقیم سے اعراض اور شیطانی راستوں کی اتباع کرنا تباہی و ہلاکت کا پیش خیمہ ہے۔ ☆......☆......☆

ہمارا میڈیا اور قرآنی انتباہ

مولانا رحمت اللہ ڈوگر

ذرائع ابلاغ یا وسائل نشریات خواہ طباعتی ہوں Print Media یا برقی Electronic Media ہوں دودھاری تلوار کی مانند ہیں۔ جس طرح تلوار کا استعمال فساد وشر کے قلع قمع کرنے اور امن وآشتی، محبت واخوت کی فضا قائم کرنے کے لیے ہوتا ہے بعینہ میڈیا (Media) کا کردار ہے۔ اس کی اہمیت عصر حاضر میں مسلمہ حقیقت کے مترادف ہے۔ یہ جہاں ملک وملت کی اصلاح اور فلاح میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے وہاں افراد اور معاشرے کو بے مثال اور لاجواب بنانے میں بھی ممد ومعاون ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کے نمائندگان ملت National Media قرآن مجید کی روشنی میں فکر وعمل کو بروئے کار لائیں تاکہ ملک وقوم کی اخلاقی قدروں کی پامالی، فسق وفجور، بے حیائی وبدکاری، قتل وغارت، لوٹ مار اور شرانگیزی جیسے مسائل کا سد باب اور تدارک ہوسکے۔

مگر ہماری بدقسمتی کی انتہا دیکھو کہ دور حاضر کے میڈیا کی شتر بے مہاری، منفی کردار نے جہاں ملکی معاشرے میں انتشار اور فساد کو جنم دیا ہے وہاں فحاشی وعریانی، انسانی قدروں تک کی پامالی اور اخلاق سوز حرکات کے ارتکاب کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ الا ماشاء اللہ کارکنانِ مسلم میڈیا Members of Muslam Media کی رہنمائی کے لیے محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ساری کائنات کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پر نازل ہونے والی عظیم الشان کتاب جو بنی نوع انسان کی رُشد وہدایت کا سرچشمہ ہے۔ هُدًى لِّلنَّاسِ نے میڈیا Media کے اس منفی کردار اور شنیع فعل کی سنگینی اور شدت کو محسوس اور ملحوظ رکھتے ہوئے بڑے جامع انداز میں تنبیہ فرمائی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑲﴾ ”جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فحاشی (بدی) پھیلے وہ دنیا وآخرت میں دردناک عذاب کے حق دار ہیں اور اسے اللہ ہی جانتا ہے تم محدود علم والے نہیں جان سکتے۔“

یوں تو یہ آیت مقدسہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ کی شخصیت پر الزام وبہتان کی افواہوں کا بازار گرم کرنے والے ناعاقبت اندیش منافقین اور ضعیف الایمان اور لاغر اعتقاد نفوس سے تعلق رکھتی ہے مگر قرآنی عظمت ورفعت کا حقیقی راز اسی بات میں مضمر ہے کہ اس کی عالمگیر اور آفاقی تعلیمات کو کسی خاص گروہ، مخصوص دور اور علاقے تک محدود نہ کیا جائے کیونکہ قرآن ذیشان کلام رحمن کا یہ اعجاز اور انفرادیت ہے کہ ہر آیت پوری آب وتاب اور حسن وخوبی سے ہر زمانہ، ہر علاقہ اور ہر گروہ کے لیے مشعل راہ، منارۂ نور، مرکز رُشد وہدایت اور روح پرور پیغام کی حامل ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ذکر للعالمین﴾ یہاں تو اقوام وملل ہی نہیں بلکہ اشخاص وافراد کی بابت حقائق بیانی میں بیش بہا اسباق ونصائح مطمع نظر ہوتے ہیں اور قرآن مجید کا یہ فیض تاقیامت جاری وساری ہے۔

اس لیے مذکورہ آیت مقدسہ کو موجودہ معاشرے اور آئندہ تاحشر اقوام وملل کے افراد، ارباب، ابلاغ اور وسائل نشر واشاعت کے نمائندگان طباعتی میڈیا خواہ وہ جرائد ورسائل سے متعلق ہوں یا کتب ومجلات وغیرہ سے تعلق رکھنے والے اور برقی میڈیا Electronic مثلاً کمپیوٹر، ریڈیو، ٹیلی ویژن، نیٹ وغیرہ کے کارکنان ہوں تمام لوگوں کے لیے جو اپنے خبث باطن کی بنا پر اپنے قلم اور زبان سے بدکرداری، فسق وفجور اور دنگا فساد بپا کرنے والے افراد کی تائید یا سرپرستی کرنے والے ہیں اور اپنے اس قبیح اور شنیع فعل مخصوص ایجنڈے کی تکمیل چاہتے ہیں۔

علاوہ ازیں فحاشی وعریانی کی نشر واشاعت کے لیے انفرادی یا اجتماعی کاروبار کرنے والے ہوں ایسے تمام افراد اور اداروں کو خبردار کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ اس بات کی تائید کی ہم اہل اسلام کے تمام گروہوں شیعہ، سنی اور جماعت اہلحدیث کے مسلمہ نامور بزرگوں مفسرین کی آراء پیش کرتے ہیں تاکہ متفق علیہ والا معاملہ بن جائے۔ ہر وہ قول یا عمل جو انسان کی شہوانی خواہش میں تحریک کا سبب ہو جیسے جنسی موضوعات پر مبنی کلام، عریانی، فحش لٹریچر اور فلمیں وغیرہ۔ (حاشیہ قرآن بنام تیسیر القرآن از حافظ عتیق الرحمن کیلانی)

اسلامی معاشرے میں برائی وبے حیائی پھیلانا اور ایسے ذرائع اور اسباب مہیا کرنا جس سے معاشرہ ناپاک ہو اور ہمیشہ سے فتنہ پرور

مسلمانوں کی اخلاقی برتری کو نقصان پہنچانے کے لیے فحاشی وعریانی کی اشاعت کرتے آئے ہیں۔ انٹرنیشنل میڈیا Internation Media تو اپنی اس پرانی ریت پر عمل پیرا ہے اور رہے گا۔ مگر افسوس تو اپنے قومی میڈیا Nation Media پر ہے جو ان کی تقلید میں ان سے بھی آگے بڑھنے کی سعی میں لگا ہوا ہے اور معاشرے کو بگاڑنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائے جا رہا ہے۔ ہم صرف یہی شاعروالی بات ہی کہہ سکتے ہیں۔

غیر تو غیر ہیں غیروں سے کیا گلہ
حیف تو یہ ہے کہ اپنے ہی بیگانہ ہوئے

مولانا عبدالماجد دریا آبادی تحت آیت ہذا رقمطراز ہیں: آیت کے مفہوم میں عموم بھی ہے اور وہ سب اس کے تحت میں آجاتے ہیں جو مسلمانوں کے کسی معاشرے میں گندی روایتوں کا چرچا کرتے ہیں۔

تفسیر احسن البیان میں ہے کہ فاحشہ کے معنی بے حیائی کے ہیں اور قرآن نے بدکاری کو بھی فاحشہ قرار دیا ہے۔ (بنی اسرائیل) یہاں بدکاری کی ایک جھوٹی سی خبر کی اشاعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں عذاب الیم کا باعث قرار دیا ہے جس سے بے حیائی کے بارے میں اسلام کے مزاج کا اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کا اندازہ ہوتا ہے کہ محض بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت اتنا بڑا جرم ہے تو جو لوگ دن رات ایک مسلمان معاشرے میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی فلموں اور ڈراموں کے ذریعے سے بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اُسے پہنچا رہے ہیں۔ اللہ کے ہاں یہ لوگ کتنے مجرم ہوں گے اور ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیونکر اشاعتِ فاحشہ کے جرم سے بری الذمہ ہوں گے۔ اسی طرح اپنے گھروں میں ٹی وی وغیرہ لاکر رکھنے والے جس سے ان کی آئندہ نسلیں بے حیائی کا شکار ہوں وہ بھی اشاعت فاحشہ کے مجرم کیوں نہیں ہوں گے؟ اور یہی معاملہ فواحش منکرات سے بھرپور روزنامہ اخبارات کا ہے کہ ان کا گھروں کے اندر آنا اشاعتِ فاحشہ کا ہی سبب ہے یہ بھی عنداللہ جرم ہوسکتا ہے۔ کاش مسلمان اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں اور بے حیائی کے طوفان کو روکنے کے لیے اپنی مقدور بھر سعی کریں۔

شاعر کی زبانی ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اہل تشیع کے معروف مترجم قاضی مقبول احمد نے لکھا ہے:

''جناب امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی بدی کی بات کو شہرت دی تو وہ ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ اُس نے پہلے اس بدی کا ارتکاب کیا ہے۔'' ٹی وی، میگزین اور اخبارات وغیرہ پر نیم عریاں نسواں تصاویر کے اشتہارات شائع کرنے والے اس بات پر غور کریں اور حیا باختہ، شہوانی خواہش کو بھڑکانے والے گلوکار اور گویئے جو مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں لمحہ بھر کے لیے اپنے عوامل پر سوچیں اور نظر ثانی کریں۔

تفسیر جمال القرآن فی خلاصۃ القرآن اور تفہیم القرآن کا خلاصہ ملاحظہ ہو: آیت مقدسہ کا اطلاق عمومی ہے۔ یعنی وہ تمام قصے، کہانیاں، ڈائجسٹ، اشعار، غزلیں، گانے، تصویریں اور تفریحی مشاغل، میڈیا، سینما، فلم انڈسٹریز اور وہ تمام اڈے جن سے معاشرے میں فحش پھیلتا ہو اس آیت کریمہ کی رُو سے سخت قبیح جرم ہیں۔

نیز ایسے تمام کلب اور ہوٹل اور دیگر ادارے جن میں مرد و زن کے مخلوط رقص (ڈانس) اور تفریحات کا انتظام و انصرام ہو ان کے متعلق قرآن مجید صاف اعلان کر رہا ہے کہ سب ناجائز اور حرام ہیں اور ایسے اعمال کے مرتکب کو لوگ سٹار Stars یا ہیرو Hero نہیں بلکہ خباثت کے غبارے اور زیرو Zero ہیں۔ البتہ ایسے افراد صرف اُخروی عذاب کے مستحق ہی نہیں بلکہ دنیاوی سزا کے بھی سزاوار ہیں۔

اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ اشاعت فحش کے ایسے تمام ذرائع و وسائل کا سدباب کریں۔ قانون تعزیرات میں ان تمام افعال کو مستلزم، قابل دست اندازی پولیس ہونا چاہیے جن کو قرآن مجید یہاں پبلک کے خلاف جرائم قرار دے رہا ہے کہ ان کا ارتکاب کرنے والے سخت ترین سزاؤں کے مستحق ہیں کیونکہ عوام حالات نہیں جانتے کہ اس طرح کی ایک ایک حرکت برے اثرات معاشرے میں کہاں کہاں تک پہنچتے ہیں اور کتنے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں اور مجموعی طور پر اس کا کس قدر نقصان اسلامی معاشرے کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس چیز کو چشم بصارت والے خوب سمجھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ اپنے فضل و کرم سے ایسے افراد کو چشم بینا اور عقل سلیم عطا فرماتا ہے۔

☆......☆......☆

انسانی عظمت کا منشور: خطبہ حجۃ الوداع

محمد عباس طور، تاندلیانوالہ فیصل آباد

قسط نمبر 2 آخری

اس زمانے میں وہاں ایک درخت بھی تھا اور جمرہ کبریٰ اس درخت کی نسبت سے بھی معروف تھا۔ اس کو جمرہ کبریٰ کے علاوہ جمرہ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کبریٰ کو سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے، کنکریاں چھوٹی چھوٹی تھیں جنھیں چٹکی میں لے کر چلایا جاسکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کنکریاں بطن وادی میں کھڑے ہو کر ماری تھیں۔

اس کے بعد آپ قربان گاہ تشریف لے گئے اور اپنے دست مبارک سے 63 اونٹ نحر کئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فریضہ سونپ دیا اور انھوں نے بقیہ 37 اونٹ نحر کئے۔ اس طرح سو اونٹ کی تعداد پوری ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بھی اپنی ہدی (قربانی) میں شریک فرمالیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گائے اپنی ازواج کی طرف سے ذبح کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت علیؓ نے اس گوشت میں سے کچھ تناول فرمایا اور اس کا شوربا پیا۔

بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ بیت اللہ کا طواف فرمایا جسے طواف افاضہ کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہی ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر (چاہ زمزم پر) بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے وہ حجاج کرام کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو عبدالمطلب تم لوگ پانی کھینچو، اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ پانی پلانے کے اس کام میں لوگ تمھیں مغلوب کر دیں گے تو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ کھینچتا یعنی اگر صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود پانی کھینچتے ہوئے دیکھتے تو ہر صحابی خود پانی کھینچنے کی کوشش کرتا۔

اسی طرح حجاج کرام کو زمزم پلانے کا جو شرف بنو عبدالمطلب کو حاصل تھا، اس کا نظم ان کے قابو میں نہ رہ جاتا۔ چنانچہ بنو عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ڈول پانی دیا اور آپؐ نے اُس میں سے حسب خواہش پیا۔ [صحیح مسلم باب حجۃ النبی ﷺ ج 1 ص 397]

آج یوم النحر تھا یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج بھی دن چڑھے (چاشت کے وقت) ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ خطبہ کے وقت آپ خچر پر سوار تھے اور حضرت علیؓ آپ کے ارشادات صحابہ کرامؓ کو سنا رہے تھے، صحابہ کرامؓ آپ کا خطبہ سن رہے تھے۔

[سنن ابو داؤد ج 1 ص 270]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کے خطبے میں بھی کل کی کئی باتیں دہرائیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم النحر (دس ذالحجہ) کو خطبہ دیا اور فرمایا: زمانہ گھوم پھر کر اپنی اسی دن کی حالت تک پہنچ گیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین پے در پے یعنی ذیقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اسکے رسول بہتر جانتے ہیں اس پر آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریا تو پھر سنو! تمھارا خون، تمھارا مال

اور تمھاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے تمھارے اس شہر اور تمھارے اس مہینے میں تمھارے آج کے دن کی حرمت ہے اور تم لوگ بہت جلد اپنے پروردگار سے ملوگے اور وہ تم سے تمھارے اعمال کے متعلق پوچھے گا لہٰذا دیکھو میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ بتاؤ کیا میں نے تبلیغ مکمل کر دی؟ صحابہ کرامؓ نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ گواہ رہنا" اور جو شخص موجود ہے وہ غیر موجود تک میری باتیں پہنچا دے کیونکہ بعض وہ افراد جن تک یہ باتیں پہنچائی جائیں گی وہ بعض (موجودہ) سننے والوں سے کہیں زیادہ ان باتوں کو سمجھ سکیں گے۔ (صحیح البخاری ج1 ص234)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں فرمایا: یاد رکھو کوئی بھی جرم کرنے والا اپنے جرم میں پکڑا جائے گا (اس جرم کی پاداش میں کوئی اور نہیں بلکہ خود مجرم ہی پکڑا جائے گا) یاد رکھو کوئی جرم کرنے والا اپنے بیٹے کے بدلے یا کوئی بیٹا اپنے باپ کے بدلے پکڑا نہیں جائے گا۔ یاد رکھو شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ اب تمھارے اس شہر میں کبھی بھی اس کی پوجا نہیں کی جائے گی لیکن اپنے جن اعمال کو تم لوگ حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اس سے راضی ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص234)

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو منیٰ میں مقیم رہے۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج مناسک بھی ادا فرما رہے تھے اور لوگوں کو شریعت کے احکام بھی سکھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرما رہے تھے، ملت ابراہیمی کے سنن ہدیٰ بھی قائم کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں بھی ایک دن خطبہ دیا۔

ایک صحابیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روس کے دن خطبہ دیا یعنی ۱۲ ذوالحجہ۔ (عون المعبود ج2 ص143)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آج کا خطبہ بھی کل (یوم النحر) کے خطبہ جیسا تھا اور یہ خطبہ سورۂ نصر کے نزول کے بعد دیا گیا تھا۔ ایام تشریق کے خاتمہ پر دوسرے یوم النفر یعنی ۱۳ ذوالحجہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں سے کوچ فرمایا اور وادیٔ ابطح کے خیف بنو کنانہ میں فروکش ہوئے۔ دن کا باقی حصہ اور رات وہیں گزاری اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وہیں پڑھیں۔ البتہ عشاء کے بعد تھوڑا سو کر اُٹھے پھر سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے اور طواف وداع فرما آئے اور اب تمام مناسک حج سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کا رُخ مدینہ منورہ کی راہ پر ڈال دیا۔ اس لیے نہیں کہ وہاں پہنچ کر راحت فرمائیں بلکہ اس لیے کہ اب پھر اللہ کی خاطر اللہ کی راہ میں ایک نئی جدوجہد کا آغاز فرمائیں۔ ذیل میں اس خطبہ کے اہم نکات پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں کے نیچے ہیں (۲) عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے تھے (۳) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہو (۴) جو خود کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ (۵) جاہلیت کے تمام خون اور انتقام باطل کر دیے گئے، سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن حارث کا خون باطل کرتا ہوں (۶) جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے، سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود یعنی ابن عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں (۷) عورتوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تمھارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے (۸) تمھارا خون، تمھارا مال اور تمھاری آبرو قیامت تک اسی طرح محترم ہے جس طرح اس دن، اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت ہے (۹) میں تم میں ایک چیز چھوڑ جاتا ہوں تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ چیز "قرآن حکیم" ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، اب کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں (۱۱) جو لڑکا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی نسل سے ہونے کا دعویٰ کرے اور جو غلام اپنے مولا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اُس پر اللہ کی لعنت ہے (۱۲) امانت واپس کی جائے گی، عطیہ لوٹایا جائے گا، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہوگا (۱۳) عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دے۔ (بقیہ ص:18)

مولانا قاری رفیع الدین قمر قصوریؒ

حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

ہمیشہ وہی افراد تاریخ کے جھروکوں میں زندہ رہتے ہیں جو اپنا آج کل کے لیے محفوظ کر لیتے ہیں۔ ویسے تو اس عارضی دنیا میں لاتعداد لوگ آئے اور اپنی زندگی گزاری اور پھر مٹی میں مل گئے۔ موت اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا عالمگیر اور اٹل قانون ہے جس سے کسی جان کو چھٹکارا نہیں ہے۔ اس دنیا میں آنے جانے کی تمہید ہے جو یہاں آیا وہ ایک دن ضرور جائے گا۔ بعض انسان اپنے مقصد حیات کو سمجھ کر صبغت اللہ کے رنگ میں رہ کر اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اسلام کی اشاعت و ترویج خدمت انسانیت اور خود کو جماعتی اور مسلک اہلحدیث کے پرچار کے لیے وقف کر لیتے ہیں۔

معروف علمی، مذہبی، سیاسی گھرانوں میں جنم لے کر حلقہ احباب میں نام پیدا کرنا اور مسلکی پلیٹ فارم پر کام کرنا یا آگے بڑھنا اچھی روایت ہے۔ برعکس معروف گھرانوں میں جنم لے کر خداداد صلاحیتوں سے گمنامیوں سے منظر عام پر آنے والوں کے لیے مشکل ترین مرحلہ ہے۔ مگر جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہو ان کو کون روک سکتا ہے۔ ایسی ہی خوش نصیب شخصیات میں سے مولانا محمد اکبر سلیم (متوفی 31 جولائی 2012) رئیس مرکز ابن الخطاب اسلامی الہ آباد۔ معروف خطیب پروفیسر علامہ محمد ابراہیم خادم قصوری (متوفی 14 اگست 2012) اور مبلغ عالم دین مولانا عبدالحفیظ کوکب (متوفی 26 اگست 2012) بدھائی کے چونیاں کی وفیات کے بعد دیگرے احباب جماعت ضلع قصور نڈھال تھے کہ قاری رفیع الدین قمر کی اچانک وفات کی خبر ملی۔

مضمون کا مقصد تحریر اس نشست میں میری مراد مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع قصور کے سابق امیر و سرپرست اور مدرسہ ابوہریرہؓ مصطفیٰ للیانی قصور کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری رفیع الدین قمر ہیں۔ مولانا قاری صاحب کا سراپا اب تک نگاہوں میں گھوم رہا ہے۔ کھلتا ہوا رنگ، خوبصورت گھنی داڑھی، چوڑا چہرہ مسکراہٹ سے لبریز، مضبوط اور صحت مند جسم، خوش پوش سر پر ٹوپی یا رومال، لباس شلوار قمیض زیب تن، حسن باطن کے ساتھ حسن ظاہر کا مجسمہ، اخلاق کریمانہ اسلاف کی یادگار کے امین تھے۔

قاری صاحب کو ملکی اور ضلعی سیاست کے بارے میں گفتگو اور معلومات کی حد تک بہت زیادہ دلچسپی تھی۔ انھیں پروفیسر ساجد میر، حافظ عبدالکریم کے ساتھ بڑی والہانہ عقیدت تھی۔ ان کا تذکرہ بڑے فخر اور محبت سے کرتے تھے۔ مذہبی جماعت کا سرپرست اور قاریٔ قرآن ہونے کے باوجود دور حاضر کی سیاسی اور نمائشی خرابیوں سے مبرا تھے۔ خود آگے بڑھنا، نمایاں ہونا، قیادت کا شوق، جماعتی عہدوں کے لیے اُمیدواری اور دوڑ دھوپ دوسروں کو پیچھے دھکیلنا، گروپ بندی، نفرت، غیبت، حسد، بغض، کینہ اور رقابت میں کوئی بیماری ان کے کردار کو چھو کر نہ گئی تھی۔

وہ اسلامی سیاست کے کارکن اور قرآن و حدیث کے مخلص رکن تھے۔ وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے بطور کارکن اور طالب علم کی مانند پچھلی صفوں میں رہ اللہ کے دین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت اور سنت کے احیاء کے لیے کام کرنے کا ذوق رکھتے تھے۔ ان کے نہ چاہنے کے باوجود جماعتی احباب انھیں آگے لاتے رہے اور ذمہ دار عہدوں پر فائز کرتے رہے۔ دین اگر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی کا نام ہے، دین اگر ایثار، قربانی، صداقت اور خدمت خلق کا نام ہے تو یہ دینی صفات قاری صاحب میں بہ مقدار کثیر موجود تھیں۔ وہ اپنی سادگی، تدریسی خدمت اور بے نفسی کی وجہ طلباء اور عوام الناس میں بہت مقبول اور محبوب رہے۔ وہ بے ضرب شخصیت کے مالک تھے اور نہ کسی کو اپنی زبان اور ہاتھ سے نقصان پہنچانے کا سوچا، ایسا آدمی جہاں بھی رہتا ہے مقبول و محبوب رہتا ہے لوگ ان سے محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اب آیئے ان کے حالات و واقعات اور خدمات کی طرف میری ان کے ساتھ بسلسلہ انٹرویو ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور خصوصی نشست 23 فروری 2008 کو ان کی رہائش گاہ پر ہوئی تھی۔

سوال: محترم قاری صاحب اپنا اور اپنے والد گرامی کا نام بتایئے اور کچھ خاندانی پس منظر سے آگاہ کیجیے۔

جواب: میرا نام رفیع الدین قمر بن حاجی محمد بن عمر دین بن علی بن بودا ہے۔

آرائیں فیملی سے ہمارا تعلق ہے، ہمارا خاندان قیام پاکستان کے وقت بھارت کے گاؤں کرموالا تحصیل وضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے ڈھولن ہٹھاڑ کھڈیاں خاص قصور میں آ کر رہائش پذیر ہوا۔ ہمارا خاندان بنیادی طور پر بڑے حافظ صاحب محمد لکھویؒ کے دور سے لکھوی خاندان کا عقیدت مند ہے۔ مجھے مسلک اہلحدیث الحمدللہ خاندانی طور پرورش میں حاصل ہوا ہے۔ میرے والد گرامی کا ذریعہ معاش کاشتکاری رہا۔ علماء سے محبت، خدمت خلق اور مسلک اہلحدیث کی اشاعت وترویج کے جذبے سے سرشار تھے۔ مرکزی جامع مسجد ڈھولن ہٹھاڑ کی ناظم مالیات کی ذمہ داری بھی ان کے پاس کچھ عرصہ رہی۔

سوال: آپ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: شناختی کارڈ کے مطابق 14 اپریل 1964 کو ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور میں پیدا ہوا۔

سوال: آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

جواب: والدین کو دین سے گہری دلچسپی علمائے ربانی کی صحبت اور محبت و خدمت کی بدولت نصیب رہی اسی وجہ سے ہمارے گھر کا ماحول کافی بہتر تھا والدین کی خواہش بھی تھی کیونکہ مجھ سے بڑے تمام بھائی خصوصاً ماسٹر نذیر احمد انجم جو کہ درس نظامی سے فارغ التحصیل اور ایم اے اسلامیات ہیں گھریلو ماحول اور والدین کی دین سے لگن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی دین اسلام کی تعلیم کے حصول پر گامزن کر دیا۔

سوال: آپ نے کن کن مدارس میں زیر تعلیم رہ کر حصول علم مکمل کیا اور فارغ التحصیل کہاں سے ہوئے اور عصری تعلیم کیا ہے؟

جواب: پرائمری کا امتحان پاس کرنے کے بعد قرآن کو حفظ کرنے کی سعادت مجھے مدرسہ دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ سے ملی۔ تجوید وقراءت مدرسہ تعلیم القرآن پونچھ روڈ لاہور پھر درس نظامی کے سلسلہ میں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں پانچ سال زیر تعلیم رہنے کے بعد بخاری شریف کے سلسلہ میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم رہ کر مکمل کی اور فراغت حاصل کی۔ ایم اے وفاق المدارس السلفیہ کے علاوہ میٹرک، بی اے کے امتحانات پاس کئے۔ جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی میں مصطلح الحدیث کا کورس مکمل کیا تھا۔

سوال: آپ کے معروف اساتذہ کرام میں کون سی شخصیات شامل ہیں؟ آپ نے بخاری شریف کن سے پڑھی؟

جواب: قاری دین محمد لاہوری، حافظ مشتاق احمد قصوری ناظم اعلیٰ دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ، قاری عزیر احمد لاہور، شیخ الحدیث مولانا محمد اعظمؒ، حافظ محمد الیاس اثری گوجرانوالہ، مولانا ابوالبرکات، حافظ مسعود عالم، شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوقؒ، شیخ الحدیث مولانا حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی سے بخاری شریف پڑھی۔ پروفیسر حافظ عبداللہ ناصر رحمانی سے، الشیخ جواد مصری سے دورہ کیا۔

سوال: آپ کے رفقائے مدارس میں کون سے علماء شامل ہیں؟

جواب: مولانا خالد سیف اللہ اسلام آباد، مولانا محمد فاروق قصوری کراچی، مولانا ثناء اللہ صدیقی، مولانا عبدالقادر جسوکے اوکاڑہ، حاجی شفیع نجم ڈھولن ہٹھاڑ، قاری محمد حنیف طیب قصور۔

سوال: آپ نے درس وتدریس کا فریضہ کن کن مقامات پر سرانجام دیا ہے؟

جواب: جامع مسجد اہلحدیث ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خاں، مرکزی مسجد اہلحدیث لاری اڈہ چونیاں، مدرسہ ضیاء السنہ راجہ جنگ کے بعد جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث للیانی مصطفی آباد مین بازار قصور میں 1987 سے تادم آخر ذمہ داری سرانجام دی۔

سوال: پسندیدہ موضوعات اور زیر مطالعہ کتب کون سی رہتی ہیں؟

جواب: ہر موضوع پر گفتگو کر لیتا ہوں۔ تفسیر ابن کثیر، الرحیق المختوم، مخزن اخلاق، رحمت اللعالمین، کیمیائے سعادت، فتاویٰ ابن تیمیہ، فتاویٰ علمائے اہلحدیث وغیرہ۔

سوال: آپ کی اولاد میں بیٹے اور بیٹیوں کی تعداد کیا ہے؟ انھیں دینی تعلیم کہاں تک دلوائی ہے؟

جواب: دو صاحبزادیاں ہیں جنھیں بنیادی طور پر دینی وعصری تعلیم کے بعد ان کی شادی کر دی ہے، اپنے گھروں میں آباد ہیں اللہ انھیں خوش خرم رکھے۔ آمین۔ اکلوتا بیٹا حافظ فیصل محمود حفظ القرآن کی تکمیل کے بعد میٹرک، ایف اے کے امتحانات کے بعد اب ڈگری کالج قصور میں بی اے کی تعلیم کے لیے کوشاں ہے، اس کی کامیابی کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے دین اسلام کی خدمت اور اشاعت کے لیے کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سوال: آپ کے کل کتنے بہن بھائی ہیں؟ کیا آپ کا کوئی بھائی کسی مقام پر دینی خدمت کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے؟

جواب: ہم کل پانچ بھائی اور اکلوتی ہمشیرہ تھی۔ ماسٹر نذیر احمد انجم اپنی زیر نگرانی مدرسہ امیر حمزہ لاہور میں چلا رہے ہیں جبکہ چھ صاحبزادے حافظ قرآن چار درس نظامی سے فارغ التحصیل اور خطیب اور پنجاب یونیورسٹی میں

زیر تعلیم ہیں۔ مجموعی طور پر والد محترم کے پوتے اور نواسے حفاظ علمائے کرام کی تعداد 22 ہے سب مساجد و مدارس میں دین کی خدمت میں مصروف ہیں

سوال: آپ کی زندگی کا کوئی خاص واقعہ جو آپ کو ہمیشہ یاد رہتا ہو؟

جواب: بریلوی مکتبہ فکر کے رہنما مولوی محمد اکرم رضوی کا موئکی والے کا واقعہ مجھے خواہ مخواہ جس صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہمیشہ یاد رہتا ہے۔

سوال: آپ کو کن ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا ہے؟

جواب: سعودی عرب، افغانستان اور متحدہ عرب امارات وغیرہ۔

سوال: آپ کو بچپن میں کن کھیلوں سے زیادہ دلچسپی تھی اور پڑھائی میں کیسے تھے؟

جواب: گاؤں میں عموماً بچوں کے جو کھیل ہوتے ہیں کبھی کبھار کھیلا کرتا تھا۔

دوران تعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں برصغیر پاک و ہند کا تفسیری سرمایہ مقالا لکھا تھا جو کہ جامعہ میں اول پوزیشن کا حق دار ٹھہرا تھا۔

سوال: موجودہ دور میں علمائے دین کی اولاد اشاعت دین سے پیچھے کیوں ہے؟

جواب: تمام علماء کی اولاد ہرگز نہیں ہے البتہ یہ مسئلہ ضرور ہے کہ مساجد کی انتظامیہ کا رویہ غیر اخلاقی اور فی زمانہ ماہانہ قلیل تنخواہ جیسے امور سرفہرست ہیں۔

سوال: علم کی دنیا میں ترقی کے لیے کن اقدامات کی ضرورت عالم دین کو کرنی چاہیے؟

جواب: فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی اپنے آپ کو طالبعلم سمجھے اور آپ سے بڑھے علماء شیوخ کی تکریم کریں۔ مطالعہ کے بغیر علم میں پختگی اور عملی زندگی میں نکھار ناممکن ہے۔

سوال: موجودہ دور میں لوگوں کی دین سے دوری کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

جواب: اس کی وجوہ کئی ہیں مثلاً غیر اسلامی ثقافتی یلغار، اسلامی نظام حکومت سے دوری، اہل اسلام کی باہمی گروہ بندی، اہل ثروت اور علمائے دین کی ایک دوسرے سے دوری۔

سوال: پاکستان میں فرقہ واریت امن کی راہ کیسے اختیار کر سکتی ہے؟

جواب: اسلام ہمیں فرقہ واریت کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا بلکہ عوام الناس کو چاہیے کہ مذہبی تنگ نظری سے بالاتر ہو کر براہ راست قرآن وحدیث کی تعلیمات سے استفادہ کریں۔

سوال: سیاسی طور پر مسلک اہلحدیث کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: تمام جماعتوں کے قائدین کو کم از کم سیاسی طور پر ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہو کر سیاسی میدان میں کردار ادا کریں تو نتائج حوصلہ افزا ہوں گے۔

سوال: پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی راہ کیسے ہموار ہو سکتی ہے؟

جواب: منتشر رہنے کی صورت میں کوئی خواب پورا نہیں ہوتا یکجہتی میں ہی برکت ہے۔ حاملین قرآن وسنت کا فریضہ بنتا ہے کہ آپس میں سر جوڑ کر لائحہ عمل تیار کر کے میدان میں اُتریں، آج نہیں تو کل ہماری باری ہوگی۔

سوال: جماعتی حوالے سے آپ کی ضلع قصور میں کیا سرگرمیاں رہیں؟

جواب: آپ کے علم میں ہے کہ مولانا معین الدین لکھویؒ کی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان سے علیحدگی کے بعد اس کے اثرات ضلع قصور پر کافی نمایاں تھے۔ متحدہ جمعیت اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نام سے احباب آپس میں تقسیم ہوئے۔ بہرحال ہم نے اپنے رفقاء کے ہمراہ بھرپور طریقے سے اہلحدیث یوتھ فورس کے پلیٹ فارم سے آغاز کیا۔ ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم تعلیم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان بطور صدر اور میں قاری رفیع الدین بطور جنرل سیکرٹری کے طور پر کام کرتے رہے۔

بعد ازاں مرکزی جمعیت اہلحدیث کو فعال بنانے کے لیے ضلع بھر کے دورے کئے اور ہر حلقے میں نئے یونٹ تشکیل دیے۔ میرا آبائی گاؤں کیونکہ مولانا معین الدین لکھوی کا انتخابی حلقہ تھا، جماعتی اختلافات کے باوجود الیکشن کے دوران ہماری حمایت ان کے حق میں رہی۔ رکن شوریٰ پاکستان کے علاوہ ضلع بھر میں 1980 سے 1993 تک امیر پھر سرپرست اور ناظم تبلیغ کی ذمہ داریاں میرے پاس رہی ہیں۔ حافظ عبدالکریم کے تعاون سے ادارہ کلیۃ اللبنات کے تحت عرصہ 1992 سے نئی مساجد کے قیام و تعمیر کا آغاز کیا۔ ضلع لاہور، اوکاڑہ، قصور سمیت اب تک 260 مساجد تعمیر کروائیں جبکہ ان کی وفات کے وقت 5 مساجد زیر تعمیر تھیں۔

سوال: آپ کن مساجد، مدارس کی نگرانی کر رہے ہیں؟

جواب: میں نے جب بطور خطیب 1987 میں رحمانیہ مسجد اہلحدیث للیانی میں خطابت کا آغاز کیا تو مسجد کی جگہ بہت تھوڑی تھی۔ مزید جگہ احباب کے تعاون سے خرید کر مسجد دوبارہ نئی تعمیر کروائی ہے۔ دو سال کے بعد اسی مسجد میں مدرسہ ابوہریرہؓ شعبہ حفظ القرآن کا اجراء کیا جو کہ تا حال جاری ہے اسی طرح گاؤں کی مسجد عائشہ صدیقہؓ اور جامعہ نذیریہ للبنات اہلحدیث ڈھولن ہٹھاڑ کی صورت میں کام جاری ہے۔

سوال: گورنمنٹ سکول میں بطور ٹیچر ملازمت کا آغاز کب کیا؟

جواب: گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول کھڈیاں خاص 1987 میں میری تعیناتی ہوئی اس وقت سے اسی سکول میں ہوں۔

وفات اور شرکاء جنازہ:

چھ ماہ قبل انھیں عارضہ قلب کی شکایت ہوئی اس کا علاج معالجہ جاری تھا کہ 21 جنوری 2013 بوقت عصر وضو کی تیاری کے دوران ہارٹ اٹیک کا شدید حملہ ہوا اور اپنے رب سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز صبح شدید دھند وسردی کی وجہ سے 11:15 بجے مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، شرکاء جنازہ میں معروف علمائے کرام میاں محمد جمیل، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ محمد حسن محمود کمیرپوری، ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی، مولانا محمد شفیع امیر ضلع قصور، مولانا بارک اللہ صمصام، قاری بلال احمد، مولانا عنایت اللہ ربانی، مولانا عبداللہ سلیم، مولانا عبدالخالق، مولانا حکیم رضاء اللہ، حافظ عبدالماجد سلفی نے دوسری نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو مقامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا

مرحوم قاری صاحب مرحوم کی غرباء پروری، صلح جوئی، عاجزی و انکساری، زیر تعلیم طلبہ پر خصوصی شفقت اور حقیقت پسندی جیسی خوبیاں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ قاری رفیع الدین قمر کی نماز جنازہ ادا کرنے کے باوجود دل ناتواں کو ان کی ناگہانی وفات پر یقین نہیں آرہا۔ مرحوم سننے، کہنے اور لکھنے میں تادم تحریر بڑا تردد ہے لیکن حقیقت بھی یہ ہے کہ اس قسم کے دل فگار اور حزن وملال سے بھرپور حالات میں اللہ کی رضا وتقدیر پر ایمان کی حقیقت آشکار اہوتی ہے۔ **کل من علیها فان ٥ ویبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام ٥** جیسے حقائق ومسلمات کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں۔

نہ گل چمن میں رہیں گے نہ گل میں بو باقی
فنا ہے سب کو اکیلا رہے گا تو باقی

بقیہ: انسانی عظمت کا منشور

(۱۴) ہر مجرم اپنے جرم کا ذمہ دار ہے۔ باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں (۱۵) اگر حبشی غلام تمھارا امیر ہو جائے اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت کرو

(۱۶) اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پانچوں وقت کی نماز ادا کرو، ایک ماہ کے روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو، تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ان الفاظ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع سے مخاطب ہو کر پوچھا "میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا ہے؟" سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا: "جی ہاں" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر تین بار فرمایا: "اے اللہ تعالیٰ گواہ رہنا۔" بلا شبہ یہ خطبہ انسانی تہذیب وتمدن کے اصول، انسانی حقوق کے تحفظ، عالمی امن کی تدبیر، رواداری اور بھائی چارے کے طریقوں، عدل وانصاف کی تجویزوں اور اخوت ومساوات کی ہدایتوں کا جامع اور مثالی منشور ہے۔ وقت اور زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ حکومتوں کے وضع کردہ قوانین، منشور اور اصلاحات بے اثر اور بے معنی ہو جاتے ہیں۔ حالات وواقعات کا تغیر ان میں شکست و ریخت کرتا رہتا ہے۔ بہتر سے بہتر قانون اور منشور اس کے بتانے والوں کو ایک دن بے فائدہ اور بے اثر دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ہادئ برحق کا عطا کردہ "خطبہ حجۃ الوداع" انسانی منشور کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس کی تعلیمات ابدی اور پوری انسانیت کے لیے ہیں جن کی حکمتیں ہر آنے والی نسل پر عیاں ہوتی رہیں گی۔ اس وقت دنیا میں انسان باہم برسرپیکار رہیں اور تباہ کن ہتھیاروں کی وجہ سے انسانیت تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اس لیے اس وقت حقوق انسانی، عالمی امن، بین الاقوامی رواداری اور قانون کی بالادستی جیسے اصول اپنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ جبکہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے 1433 سال پہلے ایک ایسا انسانی منشور عطا فرمایا جس پر عمل کر کے ہم نہ صرف آج کے درپیش مسائل حل ہو سکتے ہیں بلکہ بعد میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل بھی اسی میں موجود ہے

تعزیتی دعا

مرکز التوحید ڈیرہ غازی خاں کے شیخ الحدیث حافظ عبدالکریم مواحد فاضل جامعہ اہلحدیث لاہور کے والد حاجی محمد مواحد مورخہ 2 اپریل 2014 بروز بدھ وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سچے مواحد انسان تھے جو اپنے علاقے کی جماعت کے بانی ہیں جن کی محنت سے ان کے علاقے کے کئی علماء اور حفاظ بنے ہیں۔ انھوں نے اپنی بستی میں اسلام نظام نافذ کیا ہوا تھا اور پوری بستی میں کوئی خواتین ومرد حضرات سے میں سے بے نماز نہیں تھا اور مردوں میں سے کوئی داڑھی کے بغیر نہیں ہے۔ شب زندہ دار، نیک دکار، سچا توحید پرست اور منفرد خوبیوں کا مالک تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین [دعا گو: قاری عبدالرحیم کلیم وطلباء اساتذہ مرکز التوحید ڈیرہ غازی خان 0300-6787139]

ضرورت برائے امام وخطیب شہر لاہور کے اندر اگر کسی اہلحدیث مسجد یا درسگاہ میں امام اور پنجابی خطیب کی ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ [0301-6816361]

کچھ کہتے کہتے شمع سے پروانہ رُک گیا

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی

23 مارچ 2014 کو صبح 9 بجے جامع القدس اہلحدیث رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور میں جماعت اہلحدیث پاکستان کی مشترکہ مجلس عاملہ وشوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے مجلہ ''تنظیم اہلحدیث'' میں دعوت نامہ کا شائع کیا گیا۔ اجلاس سے تین روز قبل جماعت کے روح رواں اور امیر حضرت مولانا شیخ الحدیث حافظ عبدلغفار روپڑی حفظہ اللہ نے بنفسِ نفیس فون کر کے شرکت کی دعوت دے کر میری عزت افزائی فرمائی۔

دعوت ملتے ہی میں نے بروقت پہنچنے کا عزم کر لیا، اس لئے کہ ایک مرتبہ پہلے تاخیر سے پہنچنے پر محترم برادرم نمونہ اسلاف مفسر قرآن فاضل جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ حافظ عبدالوہاب روپڑی طول عمرہ نے گلہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

آج اگر آپ کی جگہ بزرگ (فضل حق ہاشمی السّلفی) ہوتے تو کبھی لیٹ نہ ہوتے۔ مجھے اس بات کا اعتراف کرنے میں کوئی باک نہیں موصوف کا شکوہ 100 % صحیح تھا۔ تاہم اصلحوا و بینوا کی کوشش کرتے ہوئے موسم کی خرابی کے باوجود بفضلِ خدا میں بروقت مسجد قدس پہنچ گیا۔ سٹینڈ پر سواری کھڑی کی تو دیکھ بھال پر معمور نہایت خلیق نوجوانوں نے مزید رہنمائی کی۔

مین گیٹ پر سکیورٹی کا نہایت مناسب انتظام کیا گیا تھا جونہی میں داخل ہونے لگا تو ایک نوجوان چیکنگ کی غرض سے آگے بڑھا مگر پیچھے سے ایک گرجدار آواز آئی ''ان کو آنے دو، یہ محمد احسان الحق ہاشمی بن فضل حق ہاشمی السّلفی یاروخیل میانوالی ہیں۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ مولانا جابر حسین مدظلہ تھے۔ مجھے یوں لگا جیسے وہ مجھے بے ضرر ہونے کی سند عطا فرما رہے ہوں مگر نا معلوم میں اس پیمانہ پر کس قدر پورا اترتا ہوں کہ بمطابق فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: **المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔**

چند قدم ہی چلا تھا کہ امیر جماعت اہلحدیث پاکستان حضرت مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ سے ملاقات ہوگئی، وہ اپنی معیت میں ایک ایسی جگہ لے گئے جو انتظار گاہ سے زیادہ ضیافت کدہ معلوم ہوتی تھی۔ وہاں چائے پیش کی گئی کچھ ہی دیر اطراف واکناف سے لوگ آنے شروع ہو گئے۔

وہیں پر مایہ ناز مضمون نگار جناب عطا محمد جنجوعہ صاحب سے دوران گفتگو تعارف ہوا تو موصوف نے مجھے گلے لگایا اور بھینچ کر والہانہ پیار کا مظاہرہ فرمایا۔ مسجد قدس میں داخل ہوتے ہی میری نگاہوں میں ماضی کے واقعات گردش کرنے لگے، سہانی یادیں تازہ ہوگئیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بزرگوں کے ہیولے مجھے گھیرے ہوئے ہوں، ان کی پند ونصائح، جداگانہ انداز خطابت، ان کی قربانیاں، سفرنامے، مناظرے اور بہت کچھ ذہن میں عود کر آیا۔

وطن عزیز میں دینی حلقوں کی جو تنظیمیں اور جماعتیں اشاعت دین کے لئے کوشاں ہیں ان میں جماعت اہلحدیث شامل ہے جو سلف صالحین کے منہج پر اس کار خیر میں پیش پیش ہے۔ اس جماعت کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ چلانے کا طرہ روپڑی خاندان کے سر ہے۔ جن کا ہمیشہ سے یہ خاصہ رہا ہے کہ انہوں نے مسلکی یا انتظامی اختلافات کی پرواہ کئے بغیر ہمیشہ مشترکہ امور میں سب کے ساتھ تعاون فرما کر تعاونوا علی البر والتقوى کے خدائی حکم پر عمل کر کے دکھایا۔

انھوں نے ذاتیات کی بنا پر کبھی کسی کو ہدف تنقید نہیں بنایا۔ تبلیغی

اجتماعات میں بیسیوں مرتبہ ایک ہی سٹیج پر جمعیت اہلحدیث پاکستان اور جماعت اہلحدیث پاکستان کے قائدین کوشانہ بشانہ جلوہ افروز دیکھا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ مشترکہ ملی مفادات کے ضمن میں بھی ان کا کردار مزید مثالی رہا۔

میری یاد میں ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو حافظ عبدالقادر روپڑیؒ نے ناموسِ رسالت کی خاطر کبرسنی میں بھی قید وبند کی صعوبتیں جھیل کر قرونِ اولیٰ کے سلف صالحین کی یادیں تازہ کردی تھیں۔

حافظ صاحب مرحوم کی اس میدان میں عملی خدمات اور علمی رعب کے باعث حکومت نے آپ کو رازداری کے ساتھ میانوالی جیل بھیج دیا۔ دنیا جانتی ہے کہ خطرناک قیدیوں کو میانوالی بھیجنا انگریز دور سے اربابِ اقتدار کی یہ ریت چلی آرہی ہے۔ گویا انہیں میانوالی جیل بھیج کر حکومت نے عملاً ثابت کردیا کہ یہ شخص کارزارِ ختم نبوت کا خطرناک سپاہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں اہل اسلام کو کامرانی سے ہمکنار فرمایا اور قادیانیوں کو قانونی طور پر کافر قرار دے دیا گیا۔ جس کے بعد اہل اسلام نے احتجاجی تحریک ختم کردی اور علمائے کرام کو باعزت رہائی مل گئی۔

میانوالی جیل سے رہائی پانے کے بعد حافظ صاحبؒ نے اس ناچیز کے والد مرحوم فضل حق ہاشمی السّلفیؒ کو بلا بھیجا۔ نمازِ عصر سے کچھ پہلے پیغام ملا تو والد مرحوم چل پڑے، میں نے پوچھا کہ آپ اچانک کہاں چلے ہیں؟ فرمایا حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب نے ابھی رہائی کے بعد بلا بھیجا ہے، یہ سن کر میں بھی ساتھ ہولیا۔

جماعت اسلامی سے وابستہ والد گرامی کے ایک دوست تھے۔ ان کے دولت خانہ پر حافظ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حافظ صاحبؒ کے ساتھ رہا ہونے والوں میں جماعت اسلامی کے کچھ لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ دورانِ گفتگو وہ بولے کہ ہمیں یہاں رات کو جیل میں لایا گیا، اگلے روز صبح کی نماز حافظ صاحب نے پڑھائی اور پھر درس دیا۔ ہمارے ساتھ جیل کے اور قیدی بھی تھے، وعظ سن کر ان پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ سارا منظر ہی رقت آمیز ہوگیا۔ اگلی نماز پر نمازیوں کی تعداد اور بڑھ گئی، یہاں تک کہ آج صبح دوسرے قیدی کہنے لگے: اے کاش یہ تحریک یونہی چلتی رہتی اور حافظ صاحب یہاں رہتے کیونکہ ان کے منفرد اندازِ بیان سے ہمیں نئی زندگی ملی ہے۔

اختلاف دنیا میں رہا ہے اور رہے گا، ہمارے ہم مسلک بھائیوں میں بھی اختلاف چلا آرہا ہے، یہ ایمان وعقائد کا اختلاف نہیں بلکہ انتظامی امور کے حوالے سے ہے، بالکل ایسے ہی جیسے ہر مسجد میں دین کا کام جاری ہے طریقۂ کار ہر جگہ ایک جیسا نہیں، بالکل اسی نوعیت کا اختلاف مرکزی جمعیت اہلحدیث (میاں فضل حق) اور (علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ گروپ) میں بھی رہا (بلکہ اب بھی ہے) تب شاید لشکر کا وجود نہ تھا۔

اول الذکر دونوں دھڑوں میں کشیدگی بڑھنے لگی تو فضا کو مکدر ہونے سے خدشے کے پیش نظر حافظ صاحبؒ نے اپنی ہی مسجد میں ایک پروگرام ترتیب دیا اور اعلان فرمایا ہم اخلاص کے ساتھ تمام ساتھیوں میں ہم آہنگی اور رواداری چاہتے اور سب کو اتفاق اور یگانگت کے ساتھ مل جل کر دین حنیف کی خدمت کی دعوت دیتے ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ یہ اختلاف ختم ہوجائے اور سب بھائی مل جائیں۔ اس موقع پر اس خادمِ دین نے مشورہ دیا تھا کہ مسلک اہلحدیث کے تمام علمائے کرام ایک پرچم تلے اکٹھے ہوجائیں۔ پھر ایک نیوٹرل (غیر متنازعہ) شخصیت کی زیر سرپرستی، مختلف شعبہ جات تشکیل دیئے جائیں اور ہر ایک شعبے کا ایک امیر مقرر کردیا جائے اور ہر امیر اپنے شعبے میں خودمختار یعنی (All in All) ہو۔ اس تجویز کو مرحوم حافظ صاحب نے بہت پسند فرمایا اور کہا ہاں اس طرح جو (کسی میں ضم ہونے کی بجائے) یہ کہتے ہیں کہ آؤ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ انہیں اجتماعیت سے وابستگی کے ساتھ ساتھ اپنے شعبے کی امارت اور انتظامی خودمختاری بھی مل جائے گی۔

افسوس کہ باوجود جہدِ مسلسل کے یہ حسین خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔ حافظ صاحبؒ کی یہ بات کل کی طرح آج بھی سب کیلئے دعوتِ فکر وعمل ہے اور رہتی دنیا تک رہے گی۔ اب کی بار 23 مارچ 2014ء کے اجلاس میں جہاں شاندار سالانہ کارکردگی پیش کی گئی وہاں قائدین جماعت سرزد ہونے

والے تسامحات پر تنقید کو نہ صرف خندہ پیشانی سے سماعت فرمایا بلکہ ان کا ازالہ کرنے کے عہد کا اظہار فرمایا۔

اجلاس میں جماعت کی معتبر علمی شخصیات نے شرکت فرما کر اجلاس کو چار چاند لگا دیئے۔ جن میں میدان صحافت کے شہسوار مولانا محمد اسحق بھٹی حفظہ اللہ کا اسم گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہے جو نہایت انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو حافظ عبدالوہاب روپڑی کا مرید کہتے نہ تھکے نہ جھجکے۔ تب مجھے اپنے پدر گرامی کی وہ نکتہ خیز بات یاد آئی جب ان سے کسی حنفی عالم نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنی سیرت پر مبنی "مسند امام اعظم" نامی تالیف چھوڑی ہے تو والد صاحب نے برجستہ فرمایا یہ بتاؤ کہ تصنیف کے نام پر اور اپنی بات پر غور فرمایئے (کیا امام ابوحنیفہ کا اپنے آپ کو امام اعظم کہنا مناسب تھا)

مولانا موصوف نے جب روپڑی خاندان کے چشم و چراغ کو پیر کہا تو میرے سامنے ماضی کا ایک اور دریچہ کھل گیا۔ مولانا عبدالعزیز سعیدی رحمہ اللہ کے (مولانا مرتضی سعیدی اور مولانا سعید مجتبی سعیدی صاحبان کے والد) مسلکی بنیادوں پر ہمارے خاندان سے گہرے مراسم تھے۔ ضلع مظفر گڑھ کی باؤنڈری کے قریب (جو میانوالی سے کم از کم ۱۲۰ میل سے بھی دور منکیرہ جو اب ضلع بھکر کی تحصیل ہے) سے ماہ بماہ تشریف لایا کرتے تھے موصوف درمیانہ قد اور طویل داڑھی رکھتے تھے۔ حسب معمول ایک مرتبہ تشریف لائے اور راقم الحروف کے نانا قریشی محمد صادق شاہ مرحومؒ کے ساتھ محو گفتگو تھے جو بہت طویل القامت اور تقریباً ساڑھے چھ فٹ لمبے تھے۔

اسی اثنا میں کھانا آ گیا، سعیدی صاحب عمر میں چھوٹے تھے، میرے نانا کو مخاطب ہو کر یوں گویا ہوئے "جناب شروع فرمایئے" انہوں نے اکرام ضیف کے تحت فرمایا نہیں آپ پہلے بسم اللہ کریں۔ سعیدی صاحب نے فرمایا "آپ بزرگ ہیں اس لئے پہلے آپ" یہ سن کر قریشی محمد صادق صاحبؒ بولے "بزرگی بریش است نہ بقد" یہ سن کر دونوں اہل علم مسکرا دیئے۔ اصل محاورہ یوں ہے "بزرگی بریش است نہ بسال" لیکن مذکورہ اجلاس میں بقول شاعر "کچھ کہتے کہتے شمع سے پروانہ رک گیا" کہ کوئی پیر ہو یا مرید ہماری تو سب مُراد ہیں" جہاں کام ہوتا ہے وہاں کہیں نہ کہیں کمی رہ ہی جایا کرتی ہے، یہ اللہ ہی ہے جس نے فرمایا میری کاریگری میں نقص تلاش کر کے تو دکھلاؤ {هل ترى من فطور} جاؤ ڈھونڈو، تلاش کرو، نگاہ دوڑاؤ ينقلب اليك البصر خاسئا و هو حسير اسی لئے کہا گیا کہ زندہ قومیں ماضی کو مدِ نظر رکھ کر مستقبل کی منصوبہ بندی کرتی ہیں۔

اس اجلاس میں جو تجاویز دی گئیں ان میں سب سے مناسب اور وقت کی اہم ضرورت "لاسیل" کے قیام کی تجویز مجھے بہت پسند آئی۔ اس پرفتن دور میں آئے روز اہل حق پر جھوٹی ایف، آئی، آر کا اندراج اور کیسز میں الجھانا باطل کا معمول بن چکا ہے۔ جس طرح ہر محکمہ اپنے ملازمین کے قانونی تحفظ کا اہتمام کرتا ہے اسی طرح دینی حلقوں کو بھی انتظام کرنا چاہئے، حقیقت یہ ہے کہ ہم سب اللہ کے دین کے ملازم اور خادم ہیں۔ اس راہ کے مسافروں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس میں ان کی پشت پناہی ضرور ہونی چاہئے۔

اجلاس کے اختتام پر مہمانوں کے لئے ضیافت کا نہایت پر تکلف اہتمام کیا گیا تھا۔ جامع القدس کے بوریا نشینوں اور علوم نبویہ کے متلاشیوں نے بڑی گرمجوشی سے مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے۔ ان طلباء میں ڈسپلن اور پراعتمادی اس بات کی دلیل پیش کر رہی تھی کہ یہ ادارہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی خاص توجہ دے رہا ہے۔

خوشخبری

مدرسہ فاطمۃ الزہرہ رمضان کالونی جوہر آباد کے زیر اہتمام 9واں سالانہ عظیم الشان اجتماع خواتین 13 اپریل بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک بھر سے علمی مبلغات تشریف لا رہی ہیں۔ خواتین شرکت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

[منجانب: قاری عبدالوہاب ربانی ناظم مدرسہ فاطمۃ الزہرہ رمضان کالونی جوہر آباد ضلع خوشاب 0333-6813820]

قرآن وحدیث کی عظمت، انسانی حقیقت، اسلام اور سیکولرازم کی بحث

پروفیسر رعیت علی بقاپوری

قرآن:

قرآن کا سحر اور جلال انسان کی روح کو مسخر کر لیتا ہے۔ یہ وہ کتاب عظیم ہے جس نے اپنے نزول سے لے کر آج تک اربوں انسانوں کے قلوب میں انقلاب برپا کیا۔ یہ ایک ایسا پُرتاثیر اور پُرعظمت کلام ہے جس کی نظیر پوری انسانی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ اس میں انسان کو ایمان، اسلام، عمل صالح، تقویٰ وطہارت، تکریم انسانیت، خیرات وحسنات، تعمیر شخصیت، تعمیر سماج، تعمیر کردار، ذکر الٰہی، عدل واحسان، فلاحی اور اصلاحی اصولوں سے فیض یاب کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید علوم ومعارف کا بحر بیکراں ہے۔ انسان اس کی وسعتوں اور گہرائیوں میں غوطہ زن ہو کر انوار وتجلیات کے ایک جہانِ نور میں داخل ہو جاتا ہے۔ انسانی ذہن کی معجزانہ تخلیق کے بعد کائنات لفظ ومعنی میں قرآن مجید کا اثر آفریں کلام ایک معجزۂ عظیم کی حیثیت رکھتا ہے۔

حدیث:

حدیث رسول ﷺ قرآن مجید کے بعد علم ودانش کا ایک عظیم خزانہ ہے۔ قرآن وحدیث آپس میں لازم وملزوم ہیں اور حدیث رسول ﷺ کے اندر انسان کی چوبیس گھنٹے کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو بہترین اور احسن انداز سے گزارنے کے اصول بیان کئے گئے ہیں ہر موقع کی دعائیں حدیث کے اوراقِ نیرہ کے اندر موجود ہیں۔ حدیث کا کلام ایک ایسا انقلاب آفریں کلام ہے کہ انسانی ارواح اس کی اثر آفرینی سے شاداب اور تروتازہ ہو جاتی ہیں اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن وحدیث کے انوار جمال و جلال سے انسانی شخصیت العدل، التقویٰ اور الاحسان کے درجہ عظمیٰ پر فائز ہو جاتا ہے۔

انسانی حقیقت:

اے انسان تو اہم ہے تو عظیم ہے تو مقدس ہے تو کائنات کا قیمتی ترین خزانہ اور حیات کی متاعِ عظیم ہے۔ اس زندگی کی قدر وقیمت تیرے ہی وجودِ سعید کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو محلات کی رنگینیاں، آفتاب کی کرنیں، چاند کی شانِ رخشندگی، شبنم کی آب وتاب، بلبل کا نغمہ، بہاروں کا رقص، ہواؤں کا خدام ناز، اقتدار کا تخت، دولت کے انبار، سواری کی شان، دنیا کی مسرتیں اور حیات کی لذتیں سب بے معنی ہوتیں۔ کائنات کے ان تمام مظاہر میں اگر معنویت تیرے ہی وجودِ مقدس کی بدولت ہے لیکن افسوس ہے کہ تو زندگی کے ہر موڑ پر صداقت کی راہ ترک کر کے بدی کی تاریک راہوں کا راہی بن گیا ہے اور احسن تقویم کے درجہ رفیع سے گر کر اسفل سافلین کی ارذل سطح پر آ گرا ہے۔

بہر حال یہ تیری مرضی ہے، تیرا مقدر تیرے فکر وعمل کا ہی مرہون منت ہے، اسی لیے تو آج عیش وعشرت کے ایوانوں میں بیٹھا، اقتدار، شہرت اور عزت وعظمت کے مزے لوٹ رہا ہے لیکن موت ہولے ہولے تیرے وجودِ نازک کے قریب آ رہی ہے۔ فنا کے لمحات تجھے جہان شہود سے اُٹھا کر قبر کی اذیت ناک کوٹھری میں لے جائیں گے وہاں حشرات تیرے نازک بدن سے اپنی بھوک مٹائیں گے۔

یہ ہے تیرے حیاتِ مستعار کا الم ناک انجام
اے غافل انسان جسے تو اب تک بھولا ہوا ہے

اسلام اور سیکولرازم کی بحث:

آج کل پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں یہ بحث زور شور سے جاری ہے کہ ریاست کو مذہبی اصولوں سے آزاد رکھا جائے کیونکہ

مذہبی لوگ متشدد ہوتے ہیں۔

آج کل مذہب کے نمائندہ گروہ القاعدہ، طالبان اور سلفی مسلمان ہیں۔ ان کے بارے میں یہ تصورات پیش کئے جاتے ہیں کہ یہ لوگ جاہل، اُجڈ، بدقماش، ظالم، قاتل، لٹیرے اور منشیات کے سوداگر ہیں یہ حضرات تعلیم، شرافت، انسانیت، تہذیب، روشن خیالی، اعتدال پسندی، جدت فکر، آزادیٔ بشر، ترقیٔ تمدن، ارتقائے سماج، عدلِ انسانی، زندگی کی مسرتوں اور لذتوں کے دشمن ہیں۔

اصل میں یہ مقدمہ ان نام نہاد دانشوروں، مفکروں اور جاہل اسکالروں کا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: یہ لوگ کبھی بھی راہ راست پر نہیں آئیں گے یہ وہ بدنصیب انسان ہیں جو پورے دن کی روشنی میں نورِ آفتاب کا انکار کرتے ہیں اور ان کا تعلق ایسے طبقہ انسانیت سے ہے جو اسلام کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

اس قبیل کے لوگ زندگی کو اسلام کی پابندیوں سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ فنکار قسم کے مفکرین جاہلیت و وحشت اس دنیا کو جنسی درندوں کی عالمی بستی میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دانشور اور لکھاری اسلام کی نفیس اور پاکیزہ اخلاقی قدروں سے ایسا آزاد معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں اسلامی تعلیمات کی دھجیاں اُڑائی جائیں بے حیائی، بے غیرتی انسانوں کے ضمیر میں اس قدر رچ بس جائے کہ اسے کوئی گناہ ہی تصور نہ کرے بلکہ روشن خیالی کا تقاضا سمجھے۔ اسلام کا نام لینے والے باقی نہ رہے ہر انسان شتر بے مہار کی طرح زندگی بسر کرنے لگ جائے۔

یہ لوگ گانا، رقص، کلچرل شو، عریانی، برہنگی، شراب نوشی، بدکاری کرپشن، فحش ادبیات، آزاد صنفی تعلقات، بسنت ڈے، ویلنٹائن ڈے، کرسمس ڈے اور اسلام کی الہامی تعلیمات کی پابندی سے آزاد دنیا کے تصورات چاہتے ہیں۔ یہ ظالم لوگ اللہ اور اس کے رسولوں، اسلامی تعلیمات، اسلامی سیاست، اسلامی معیشت، اسلامی اخلاقیات، اسلامی تمدن، اسلامی کلچر، اسلامی تہذیب اور اسلامی تاریخ کے دشمن ہیں۔

اس دنیا کا المیہ ہے کہ یہ دنیا ان ظالموں، فاسقوں، جابروں اور تماشاگروں کے قبضہ میں ہے۔ حکومت کے ایوانوں، علم کے مراکز، تحقیقی اداروں، سماجی تنظیمات، سرمایہ کے سنٹرز، کلچر کے ایوانوں، تجارت کے بازاروں، معیشت کے سرچشموں، ذرائع ابلاغ کے چینلز، میڈیا کے مراکز اور ذہنی تسلط کے فورموں پر ان کا قبضہ ہے۔ آج اسلام کے نامور دانشور، مفکر، صحافی، ادیب، مجاہد اور جرنل ان درندہ صفت طبقوں کیخلاف صف آراء ہیں۔

عصر حاضر کا معرکہ اسلام اور مادیت پرستی، اسلام اور کفر پرستی، اسلام اور شرک پرستی، اسلام اور لادینیت، عدل اور ظلم، خیر اور شر کا معرکہ ہے، اللہ کی زمین پر اب قبضہ اللہ کے غازی بندوں کا ہوگا۔ اللہ ایسی مائیں پیدا کرے گا جو نئے خالد بن ولیدؓ، نئے صلاح الدین ایوبیؒ، نئے ابن تیمیہؒ، نئے علامہ اقبالؒ، نئے سید قطب الدین شہیدؒ، نئے مودودیؒ، نئے حافظ محمد محدث گوندلویؒ، نئے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، نئے حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، نئے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ، نئے حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، نئے حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ جیسے پارسا انسانوں کو جنم دیں گیں اب جہاد و قتال کے نورانی کارواں آراستہ و پیراستہ ہوکر دین حق کی سربلندی کے لیے روانہ ہوں گے۔ اب ایک بار پھر بدر و حنین کے معرکے برپا ہوں گے اور زمین کو ان مردوں، بہروں، گونگوں، اندھوں، نابیناؤں، جاہلوں، ظالموں، قاتلوں، اداکاروں، بھانڈوں میراثیوں، شرابیوں، فاسقوں، فاجروں اور دہشت پسندوں سے پاک کردیا جائے گا۔

فضائے بدر کے مناظر افق ہستی سے ہویدا ہوں گے۔ اللہ کے غضب کی بجلیاں کوندیں گیں اور زمین پر ہی میزان عدل نصب ہوگی، اب عالمی اسلامی انقلاب، عالمی اسلامی ریاست، عالمی اسلامی عدل اجتماع کا منظر نامہ قائم ہوگا اور ان ظالموں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر اس دنیا کو اہل حق کی نورانی جنتی دنیا میں بدل دیا جائے گا۔ بقول حکیم الامت

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

تبصرہ کتاب

نام کتاب: برصغیر پاک وہند میں محدثین کی خدمات

مؤلف: مولانا محمد علی جانباز مرحوم

مترجم: مولانا عبدالعظیم حسن زئی

ناشر: جماعت غرباء اہلحدیث کراچی

تبصرہ نگار: حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی خدمت کے لیے کچھ لوگوں کو منتخب کیا ہے۔ انھوں نے بڑی محنت اور لگن سے شجر اسلام کی آبیاری کی اور اس راستہ میں آنے والی تمام صعوبتوں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے لیے برداشت ہی نہیں کیا بلکہ مادی وسائل نہ ہونے کے باوجود بھی اس فریضہ کو انتہائی خوش اسلوبی اور احسن انداز سے سرانجام دیا ہے۔ ان لوگوں میں سے بعض علماء دوسرے ممالک سے یہ فریضہ ادا کرنے کے لیے برصغیر میں مختلف ادوار میں تشریف لائے اور ایک ہندو معاشرہ کو شمع اسلام سے روشن کیا۔ ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) موسیٰ بن یعقوب الثقفی (۲) یزید بن ابی کبشہ الدمشقی (۳) ابوموسیٰ اسرائیل بن موسیٰ البصری (۴) ابوحفص الربیع بن صبیح السعدی ہیں۔

ان کی محنت شاقہ کی بدولت ہندوستان میں شمع اسلام روشن ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے پھر ہندوستان میں کچھ ایسے لوگ پیدا کیے جنھوں نے کسی ملامت کی پروا کیے بغیر توحید وسنت کی اشاعت کی۔ ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) ابومعشر نجیح بن عبدالرحمن السندی (۲) ابوعبداللہ محمد بن رجاء السندی (۳) حافظ ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء السندی (۴) احمد بن محمد صالح المنصوری (۵) الشیخ المحدث اسماعیل لاہوری (۶) الشیخ ابوالحسن علی بن عمرو الشیخ المتقی (۷) الشیخ محدث علاؤالدین علی بن حسام الہندی (۸) الشیخ علامہ محمد طاہر پٹنی گجراتی (۹) الشیخ عبدالحق دہلوی (۱۰) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱) الشیخ مظہر جان جاناں (۱۲) الشیخ محمد اسحاق محدث دہلوی (۱۳) الشیخ قطب الدین حنفی (۱۴) الشیخ محمد بن عبدالرحمن انصاری سہارنپوری (۱۵) شاہ عبدالغنی (۱۶) میاں نذیر حسین محدث دہلوی (۱۷) نواب صدیق الحسن (۱۸) ابوعبدالرحمن پنجابی (۱۹) حافظ بارک اللہ لکھوی (۲۰) عبدالوہاب ملتانی (۲۱) محدث ابوالحسن سیالکوٹی (۲۲) حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (۲۳) مولانا محمد حسین بٹالوی (۲۴) عبدالعزیز رحیم آبادی (۲۵) محدث مبارکپوری (۲۶) مولانا عبدالتواب ملتانی (۲۷) مولانا ثناء اللہ امرتسری (۲۸) مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۲۹) مولانا محمد ابراہیم جوناگڑھی (۳۰) مولانا عبدالستار دہلوی (۳۱) حافظ عبداللہ محدث روپڑی (۳۲) حافظ عبدالقادر روپڑی (۳۳) مولانا محمد اسماعیل سلفی وغیرہ،

یہ کتاب اصل میں انجاز الحاجہ شرح ابن ماجہ کا دیباچہ ہے جو کہ عربی زبان میں تھا اور اس کے مؤلف دور حاضر کے نامور فقیہی محدث مولانا محمد علی جانبازؒ تھے۔ عربی زبان میں ہونے کی بنا پر اس سے صرف علماء ہی استفادہ کر سکتے تھے اس لیے اس کے اردو ترجمہ کی اشد ضرورت تھی تا کہ عامۃ الناس بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ برادرم مکرم مولانا عبدالعظیم حسن زئی مدرس جامعہ ستاریہ نے اس کا اردو ترجمہ فرمایا اور مولانا عبدالرحمن سلفی حفظہ اللہ کے حکم پر جماعت غرباء اہلحدیث بزنس روڈ کراچی نے اس کو طبع فرما کر عام قاری کے لیے فائدہ اٹھانا ممکن کر دیا، اگرچہ یہ کتابچہ 52 صفحات پر مشتمل ہے لیکن اپنی افادیت کے اعتبار سے یہ ضخیم کتب سے کم نہیں۔ یہ کتاب علماء، خطباء، مدرسین، طلباء اور عام قاری کے لیے یکساں مفید ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مترجم کے لیے اسے توشہ آخرت بنائے۔ آمین

چوھدری محمد نذیر رحلت فرما گئے

مولانا محمود احمد غضنفر مرحوم کے بڑے بھائی اور حافظ محمد حنیف مدنی مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کے ماموں چوہدری نذیر احمدؒ 91 سال کی عمر پا کر 2 اپریل بروز بدھ صبح قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی حفظ اللہ نے پڑھائی، نماز جنازہ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین [ادارہ]

جماعتی خبریں

(پریس ریلیز)

شام میں لاکھوں مسلمانوں کی شہادت پر عالمی خاموشی تشویش ناک ہے۔ عالمی برادری اور اقوام متحدہ سمیت دنیا بھر کی حقوق انسانیت کی علمبردار دیگر عالمی تنظیمیں اہل سنت کے قتل عام کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کریں۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ عبدالغفار روپڑی نے گذشتہ روز اپنے بیان میں کیا۔ انھوں نے شام میں اہل سنت پر ہونے والے ظلم وستم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا شام کے ظالم حکمران اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے لاکھوں معصوم اہل سنت کا قتل عام کر کے انسانیت کی کھلم کھلا توہین کر رہا ہے۔ انھوں نے بشار الاسد کو اسرائیل اور روس کا ایجنٹ اور نام نہاد مسلمان قرار دیا انھوں نے کہا معصوم اور بے گناہ اہل سنت پر گولہ باری اور کیمیکل کا استعمال کر کے ظالم سے مظلوم بننے کی کوشش کرنے والا یہ آمر دشمنوں کا گماشتہ ہے۔ شر پسند عناصر اس کے ظلم کو چھپانے کے لیے فوجی حکومت کے خلاف الزام تراشی کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا عالمی میڈیا اور یہودی لابی بشار الاسد کی پشت پناہی سے باز رہے۔

(پریس ریلیز)

برمی مسلمانوں پر ظلم وستم کا عالمی برادری فوری نوٹس لے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم پر انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں کی مجرمانہ خاموشی انتہائی تشویشناک ہےعالمی برادری برما میں ہونیوالے نسلی تعصبات کا نوٹس لے کر مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ جماعت اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام 11 اپریل بروز جمعۃ المبارک کو "یوم دعا" کے طور پر منانے کا اعلان۔ دنیا بھر کے مسلمانوں پر ہونیوالے ظلم وستم سے نجات کے لیے خصوصی دعائیں مانگی جائیں گی۔

برمی مسلمانوں پر ظلم وستم کا عالمی برادری فوری نوٹس لے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم پر انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں کی مجرمانہ خاموشی انتہائی تشویشناک ہے۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث پاکستان رہنما مولانا شکیل الرحمن ناصر، مولانا عبدالوہاب روپڑی، مولانا شاہد محمود جانباز سمیت دیگر قائدین نے میانمار کے شہر ینگون میں ایک بار پھر مسلمانوں کو بے دریغ قتل عام کرنے پر اپنے مذمتی بیان میں کیا۔ مولانا شکیل الرحمن ناصر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برما میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود ان کو مردم شماری کے دوران ملک کا شہری تسلیم نہ کرنا اور مسلمانوں کی املاک کو نقصان پہنچانا انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت فعل ہے۔ عالمی برادری برما میں ہونیوالے نسلی تعصبات کا نوٹس لے کر مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ انھوں نے اسلامی ممالک کے سربراہوں سے بھی مطالبہ کیا کہ تمام اسلامی ممالک کے حکمران مسلمانوں کے حقوق کی بالادستی کے لیے اقوام متحدہ میں اپنی آواز کو بلند کریں۔ دریں اثناء مولانا شکیل الرحمن ناصر نے کہا کہ جماعت اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام 11 اپریل بروز جمعۃ المبارک کو "یوم دعا" کے طور پر منایا جائے گا۔ اس موقع پر لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، اوکاڑہ، فیصل آباد سمیت ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر و گلگت بلتستان کی تمام اہلحدیث مساجد میں دنیا بھر کے مسلمانوں پر ہونیوالے ظلم وستم سے نجات کے لیے خصوصی دعائیں مانگی جائیں گی۔

[سیکرٹری اطلاعات جماعت اہل حدیث پاکستان 0321-4881100]

وفاق المدارس السلفیہ کا اہم اجلاس

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کی ذیلی کمیٹی برائے تقرر امتحانی مراکز و نگران عملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں امتحانی مراکز کے لیے قواعد و ضوابط اور آمدہ درخواستوں پر غور وخوض، نگران عملہ کے تقرر اور انکی تربیت کے لیے پروگرام، امتحانی پرچہ جات کی روزانہ تقسیم، معائنہ ٹیم اور انکی ذمہ داریوں پر غور وفکر ہوا۔ شرکاء نے بالاتفاق فیصلے کیے جس کی تفصیلات مدارس کو ارسال کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

امتحانی مراکز کے لیے کم از کم 30 طلبہ یا طالبات کا ہونا لازمی

ہے۔اس سال مخصوص حالات کے پیش نظر 25 طلبہ یا طالبات پر سنٹر تو بنادیا جائیگا۔لیکن آئندہ امتحانی سنٹر کے لیے تعداد میں اضافہ ضروری ہے شرکاء نے ناظمین مدارس سے پرزور اپیل کی کہ وہ دینی مدارس میں طلبہ کی تعداد میں اضافہ کے لیے اپنے ماحول کو پرکشش اور معیار تعلیم کو بلند کریں۔اجلاس میں نگران عملے کی تقرری میں اُن علماء اور اساتذہ کو ترجیح دی جائیگی جنہیں امتحانات لینے کا تجربہ ہے۔نیز نگران وفاق المدارس کا فاضل ہو اور عربی سمجھتا ہو۔اچھی شہرت والے اساتذہ کو اولیت دی جائیگی۔نگران عملہ کی تربیت لازمی ہوگی۔جس میں لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں ورکشاپ منعقد کی جائیگی۔لاہور میں مرکزی جمیعت اہلحدیث کے دفتر 106 راوی روڈ، فیصل آباد میں جامعہ سلفیہ اور ملتان میں مرکز ابن القاسم میں اہتمام کیا جائیگا۔ تربیتی ورکشاپ کے شرکاء کو آمدورفت کا خرچہ دیا جائیگا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امسال امتحانی سوالات روزانہ کی بنیاد پر امتحانی سنٹر میں پہنچیں گے اور جوابی کاپیاں روزانہ کی بنیاد پر واپس وصول کی جائیں گی۔امتحانات کے نظام کی خلاف ورزی پر ادارہ امتحانی مرکز، نگران عملہ یا طلبہ کو بلیک لسٹ کردے گا۔اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام اضلاع کے لیے الگ الگ معائنہ ٹیم مقرر کی جائیگی۔جو امتحانی مراکز کو چیک کریں گے۔اور یہ کام روزانہ کی بنیاد پر ہوگا۔وفاق المدارس السلفیہ کی اولین خواہش ہے کہ امتحانات غیر جانبدار شفاف اور منصفانہ ہوں تاکہ حق دار کو حق مل سکے۔

اجلاس میں درج ذیل ممبران وعہدیداروں نے شرکت کی ناظم اعلی وفاق المدارس السلفیہ چودھری یٰسین ظفر، ناظم امتحانات پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، مدیر وفاق محمد یونس بٹ، ممبر ذیلی کمیٹی پروفیسر عبدالستار حامد، مولانا محمد سعید کلیروی اور صاحبزادہ عامر صدیقی بطور خاص شامل ہیں جبکہ ڈاکٹر عبدالغفور راشد علالت کے باعث تشریف نہ لاسکے۔

اجلاس میں قومی سلامتی پالیسی کی آڑ میں مدارس کی آزادی اور حریت فکروعمل کو محدود کرنے پر تشویش کا اظہار کیا اور اس پر تعجب کا اظہار کیا۔ کہ تعلیم اب قومی نہیں صوبائی مسئلہ ہے۔پہلے حکومت اپنے نظام تعلیم میں یکجہتی پیدا کرے اور اسے قومی دھارے میں لائے۔مدارس اللہ تعالی کے فضل وکرم سے پہلے بھی مکمل یکجہتی کے ساتھ وحدت نصاب اور نظام کے علمبردار ہیں ان کے کام پر کوئی آنچ نہیں آنے دینگے۔دعا خیر کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

سالانہ تقریب بخاری شریف واہلحدیث کانفرنس

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور کا اہم اجلاس زیر امارت رئیس الجامعہ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ 5اپریل کو منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جامعہ کے سالانہ امتحان 24 مئی 2014 بروز ہفتہ شروع ہوں گے اور سالانہ تقریب بخاری واہلحدیث کانفرنس مورخہ 6جون بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہوکر رات گئے تک جاری رہے گی۔کانفرنس سے ملک بھر کے معروف خطباء اور سکالر حضرات خطابات فرمائیں۔

جامعہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کیا جائے گا اور انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے اس موقعہ پر آئندہ تعلیمی سال کے لیے پالیسی بھی وضع کی، اجلاس میں مفتی عبیداللہ خاں عفیف، حافظ عبدالوہاب روپڑی حافظ عبدالشکور مدنی، مولانا عبدالجبار مدنی، مولانا اسحاق حقانی، مولانا بلال احمد، مولانا شفیع انور، مولانا صلاح الدین غوری ودیگر تمام اُساتذہ شریک ہوئے۔

[منجانب: حافظ محمد حنیف مدنی مدیر الامتحانات جامعہ اہلحدیث لاہور]

پیغمبر انقلاب ﷺ کانفرنس

مرکزی جمیعت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس تحصیل وزیرآباد کے زیر اہتمام پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزی جمیعت اہلحدیث پنجاب کی زیر صدارت 11ویں سالانہ پیغمبر انقلاب کانفرنس مورخہ 20 اپریل 2014 بروز اتوار بعد نماز عشاء غلہ منڈی مین بازار وزیرآباد میں منعقد ہورہی ہے۔جس میں پروفیسر عبدالرزاق ساجد، حافظ محمد یوسف پسروری، قاری عبدالحفیظ، مولانا محمد بنیامین عابد ودیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔

[المرسل: حافظ محمد آصف ناظم نشرواشاعت مرکزی جمیعت اہلحدیث تحصیل وزیرآباد 0333-4493175]

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

دس 10 کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل دس (۱۰) دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

۱ توبہ، معنی، حقیقت، فضیلت و شرائط	۲ دم ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں
۳ طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں	۴ عقیدہ کی خرابیاں اور اُن سے بچنے کے طریقے
۵ آؤ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی طرف......	۶ مسلمانوں کے شب وروز......
۷ مسلک اہل حدیث پر ایک نظر......	۸ حقیقتِ شرک......
۹ حقیقتِ بدعت......	۱۰ حرزِ اعظم......

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مذکورہ بالا کتب کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں۔

ادارہ کی طرف سے اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مدلل، فور کلر خوبصورت مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے۔ ملک بھر کی تمام مساجد کے منتظمین حضرات منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے زیر اہتمام مساجد میں نمایاں طور پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

نوٹ

فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ لٹریچر کی تقسیم ۱۵ شعبان تک جاری رہے گی۔

والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا مولانا محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333 8556473